REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۳۳ ۔ شمارہ ۴۴ و ۴۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ — ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۲/۱۳ صفر ۱۴۰۵ ہجری ۔ ۱/۸ نبوت ۱۳۶۳ ہش ۔ ۱/۸ نومبر ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان یکم نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک موصولہ اطلاعات کے مطابق خدا کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور نہایت دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان یکم نبوت (نومبر)۔ روزنامہ الفضل مجریہ ۸۴/۱۰/۱۶ میں درج اطلاع کے مطابق حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت دن بدن گر رہی ہے۔ موصوفہ ڈاکٹروں کے مشورہ سے چند دن قبل برائے تشخیص و علاج لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مورخہ ۸۴/۱۰/۳۰ کو ایک شادی کے سلسلہ میں بڑ ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ محترم موصوف کی واپسی ۸۴/۱۱/۴ تک متوقع ہے۔ مقامی طور پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بچگان و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

میری حقیقی خوشی اور دعا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو کامیاب داعی الی اللہ بنیں!

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کیلئے

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اور بصیرت افروز پیغام

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی درخواست کو شرفِ قبولیت عطا کرتے ہوئے پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ لطف و کرم اپنی تمام تر جماعتی اور دینی مصروفیات کے باوجود مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ بھارت کے چھٹے سالانہ اجتماع کے لئے لندن سے بذریعہ ڈاک جو روح پرور اور بصیرت افروز پیغام ارسال فرمایا ہے، بھارت کی ہر دو ذیلی تنظیموں کے اراکین کے افادہ و ازدیادِ ایمان کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ بھارت کے تمام خدام اور اطفال اپنے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا کے اس ارشاد کو حرزِ جان بناتے ہوئے صحیح معنوں میں "داعی الی اللہ" بننے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار: خورشید احمد انور۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

LONDON
11-10-84.

عزیزم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت ساتواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ اکتوبر کو منعقد کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور تمام شامل ہونے والوں کو اس کی روحانی برکات سے مستفید فرمائے۔ اس بابرکت موقعہ پر تمام حاضرین کو میرا بہت بہت محبت بھرا السلام علیکم۔ انہیں میرا پیغام دیں کہ اگر وہ میری حقیقی خوشی اور دعا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ کامیاب داعی الی اللہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان گنبد ساڑی مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

پاکستان کی نام نہاد شرعی عدالت کا غیر منصفانہ فیصلہ اور جماعت احمدیہ کا موقف

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا پریس ریلیز

پاکستان ریڈیو نے مورخہ ۲۸ کو پاکستان کی نام نہاد شرعی عدالت کے ایک غیر منصفانہ فیصلہ، جو جماعت احمدیہ کے خلاف ہے، کا اعلان کیا۔

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے جس کو دنیا کا ہر ذی ہوش انسان، ادارہ اور عدالت تسلیم کرتی ہے کہ انسان کا مذہب اور عقیدہ وہی ہوتا ہے جس کا وہ خود اقرار کرتا ہے۔ مگر دنیا کی تسلیم شدہ اس حقیقت کے بالکل برخلاف پاکستان کی نام نہاد شرعی عدالت نے جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی ظالمانہ فیصلہ کیا ہے۔ اس شرعی عدالت نے جس کو ظالم ڈکٹیٹر کی کٹھ پتلی عدالت کہنا چاہیئے۔ انصاف کا خون کرنے کے ساتھ ساتھ تہذیب و اخلاق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی شان میں نعوذ باللہ "دھوکہ باز" اور "بے ایمان" کے الفاظ استعمال کرکے دنیا بھر کے ڈیڑھ کروڑ احمدیوں کے دلوں کو دکھایا ہے۔ دنیا کی کوئی بھی عدالت کسی مذہبی راہنما کے بارہ میں اس قسم کے گھٹیا الفاظ استعمال نہیں کرتی۔ اس قسم کے الفاظ کا استعمال اسلام اور قرآن مجید کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ ایسے الفاظ کا استعمال ہی اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ عدالت غیر اسلامی اور غیر شرعی ہے۔

اس فیصلے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں لیکن تعجب ہے کہ اگلی لائن میں یہ کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جنہیں مسلمان آسمان پر زندہ تسلیم کرتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں مسلمانوں کی اصلاح کے لیئے آئیں گے) اس دنیا میں امت مسلمہ کے ایک فرد اور پیروکار کے طور پر ظاہر ہوں گے۔

داد دیجئے اس عدالت کی عقل پر کہ ایک طرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی کہا گیا ہے اور دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ لایا جارہا ہے۔ اب بتائیے آخریت اور خاتمیت کدھر گئی؟ اصل جھگڑا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا ہے۔ پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جو ترمیمی بل پیش کیا گیا اس کی رو سے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والے یا کسی کو نبی ماننے والے کو دائرہ اسلام سے خارج بتایا گیا ہے۔ وہاں آپؐ کے بعد کسی بھی روحانی مصلح ہونے کا دعویٰ کرنے والے یا اس کو روحانی مصلح تسلیم کرنے والے کو بھی غیر مسلم بتایا گیا ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کی اصلاح کا فریضہ ہی سرانجام دیں گے اس لیئے وہ روحانی مصلح کے طور پر ظاہر ہوں گے۔ خواہ وہ امت کا فرد ہو کر ظاہر ہوں یا علماءِ امت کے خیال کے مطابق وہی اسرائیلی نبی آسمان سے نازل ہوں۔

صدر پاکستان کے احمدیوں کے بارہ میں آرڈی نینس کے بعد ایک کتابچہ سرکاری سطح پر پاکستان میں شائع کیا گیا ہے جس کا نام ہے "قادیانیت ـــ اسلام کے لیئے سنگین خطرہ" اس میں لکھا ہے کہ:۔

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی تھے اور ان کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔" (صفحہ ۲۴)

لیکن اسی صفحہ پر اس کے بعد یہ لکھا ہے کہ:۔

"احادیث نبوی میں بڑی صراحت اور وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم دمشق میں اتریں گے اور مسلمانوں کو عظیم فریب کار دجال کے فتنہ عظیم سے نجات دلائیں گے۔" (صفحہ ۲۴)

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام، فریب کار دجال کے فتنہ عظیم سے مسلمانوں کو نجات دلائیں گے تو کیا وہ مسلمانوں کے روحانی مصلح نہیں ہوں گے؟ اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے ترمیمی بل کے مطابق ان کو

(باقی دیکھئے صفحہ ۔۔ پر)

دینِ حق با حجت و برہان غالب ہوگیا!

چشم پُر نم، دل حزیں ہے اور پُر اُمید بھی
شاہدِ گلفام کی سپنوں میں اکثر دید بھی

قدسیوں میں روز و شب آہ و فغاں ہے کرب ہے
اضطراب و درد بھی تسبیح بھی تحمید بھی

کس قدر پیاری ہے مولیٰ ذات بے ہمتا تری
شانِ یکتائی کی رعنائی بھی اور توحید بھی

آزماتا بھی، رُلاتا بھی، ہنسا دیتا بھی ہے
آشکارا کبریائی بھی تری تمجید بھی

دل کی روحانی غذا ہے وقت پر اپنی نماز
نیم شب آہ و فغاں بھی عہد کی تجدید بھی

صبح دم قرآن خوانی اور پنجوقتہ اذاں
لَا اِلٰہ کا ورد بھی اور کلمۂ تمجید بھی

دل کی گہرائی میں حُبِّ اُسوۂ خیر البشرؐ
ہر قدم پر سُنّتِ ابرار کی تقلید بھی

عُسر اور یُسر میں دائم اپنا مقصودِ حیات
خدمتِ نوعِ بشر بھی، صدق کی تائید بھی

جھوٹ سے فطرت میں نفرت بدعتوں سے انقباض
حکمت و تدبیر سے تبلیغ بھی تنقید بھی

یاس کی اپنے دلوں میں کوئی گنجائش نہیں
نصرتِ حق کی خبر میں شدّتِ تاکید بھی

آسمانوں کی بشارت میں ہے تسکینِ قلوب
التہاب و درد کا درمان بھی تبرید بھی

مہدیٔ موعود نے صد شان سے فرما دیا
دین کا احیاء بھی اور اسلام کی تجدید بھی

دینِ حق با حجت و برہان غالب ہوگیا
اور سب ادیانِ باطل کی ہوئی تردید بھی

اُن کو یہ واضح حقیقت بھی سمجھ آئی نہیں
خوب ظاہر ہے جہالت عقل سے تبعید بھی

اُن کے اکراہ سے ہم جھوٹے بنیں، ممکن نہیں
بے ثمر ہے اُن کی ہر تدبیر بھی تہدید بھی

سیّدِ کونینؐ ہیں اُس ذاتِ والا کے حبیب
جس کی بابرکت صفت توحید بھی تفرید بھی

اُمّتِ خیر الرسلؐ ہیں ہیں جہاں کے جن و انس
سخت ناداں ہی کرے تخصیص اور تحدید بھی

محتاجِ دعا:۔ خاکسار عبد الرحیم ۔۔۔ ۔

دینی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئے

قادیان ۳۱ اخاء (اکتوبر)۔ ہفتہ زیر اشاعت کے دوران مورخہ ۲۴ اور ۲۵ اکتوبر کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اور مورخہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ اکتوبر کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع انتہائی کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوکر اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

ہر دو اجتماعات میں بفضلہ تعالیٰ ۱۵ مجالس انصار اللہ بھارت کے اور مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۷۷ نمائندگان نے شرکت کی۔ یہ تعداد گزشتہ کے مقابلہ میں نمایاں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

ہر دو اجتماعات کی مفصل رپورٹ انشاء اللہ تعالےٰ بدر کی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔ اللہ تعالےٰ ان کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

ٹیکنالوجی کے میدان میں مسلمانوں کی پسماندگی دُور کرنا احمدیوں کی ذمہ داری ہے

احمدی انجینئروں کو ٹیکنالوجی کے میدان میں دُنیا کی صفِ اوّل میں ہونا چاہیئے

پس جاگ اُٹھیئے، بیدار ہو جائیے، بیدار رہیئے اور دُنیا کی صفِ اوّل میں آنے کی کوشش کرتے رہیئے

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب فرمودہ ۲۰ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۲ ہش ۱۹۸۴ء بمقام میٹنگ ہال دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ

احمدی انجینئرز

میں بہت سے ایسے ہیں جو بڑے خلوص اور بیدار مغزی کے ساتھ خدمتِ دین کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور جہاں تک توفیق ملے خدمتِ دین میں حصہ لیتے ہیں۔ اور ایک طبقہ ایسا ہے جس کو پورے طور پر موقع نہیں مل رہا غالباً اس لئے کہ اُن کے خیال میں جماعت کو ان کی ضرورت نہیں ہے۔ یا شاید ایسوسی ایشن کی طرف سے پوری طرح رابطہ نہ ہوا ہو۔ بہرحال ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جنہیں کام کا موقعہ نہیں ملا اُن میں POTENTIAL نہیں ہے۔

جہاں تک میرا تجربہ ہے جماعت میں عموماً جب بھی کسی سے جماعتی معاملات میں بات کی گئی ہے ہمیشہ انہوں نے دلچسپی لی۔ اور جب بھی وقت کا تقاضا کیا گیا انہوں نے وقت پیش کر دیا۔ پس خلوص تو موجود ہے۔ اب یہ مرکزی ایسوسی ایشن پر ہے کہ کس حد تک وہ ذمہ داریاں تقسیم کرتی چلی جاتی ہے۔ جتنا زیادہ ذمہ داریاں معین کر کے لوگوں کے کندھوں پر ڈالی جائیں اتنا ہی شوق اور ہمت کے ساتھ وہ کام کرتے ہیں۔ بعض اوقات اس خیال سے کہ دوسرے کے معاملہ میں دخل اندازی نہ ہو بعض طبیعتیں ہچکچاتی ہیں اور کام سے پیچھے رہ جاتی ہیں تو انہیں بے تکلفی سے یہ بتانا چاہیئے کہ آپ شوق سے جتنا بھی حصہ لینا چاہیں فلاں فلاں کام میں لیں۔ مثلاً اب ہمارے پاس ARCHITECTURE (آرکیٹیکچر) میں بہت کام بڑھ رہا ہے۔ اور ملک شفیق صاحب میں جتنی ہمت ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ پورا زور لگا رہے ہیں۔ اور کبھی مجھے احساس ہوتا ہے کہ اُن کی توفیق سے بڑھ کر بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔

ممکن ہے کہ لاہور کے بعض آرکیٹکٹ (ARCHITECT) یہ خیال کر رہے ہوں کہ چونکہ یہ اُن کی یعنی شفیق صاحب کی ذمہ داری ہے اس لئے وہی ادا کریں۔ اور اس احساس کے ساتھ کہ وہ بُرا نہ منائیں کہ ہم اُن کے کام میں کیوں دخل دیتے ہیں وہ خاموش بیٹھے رہے ہوں۔ لیکن امر واقعہ یہی ہے کہ اب یہ ایک آدمی کے بس کی بات نہیں رہی۔ اگرچہ یہ خود تو پوری طرح HONORARY یعنی اعزازی طور پر کام کر رہے ہیں۔ لیکن بڑھتے ہوئے کام کے پیشِ نظر ایک مددگار شعبہ انہیں دے دیا گیا ہے۔ بعض نقشہ نویس وغیرہ باقاعدہ تنخواہ پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ مگر محض یہ مدد کافی نہیں۔ بلکہ مزید آرکیٹکٹس [illegible] ARCHITECTURE ہے۔ پس آپ میں سے جو بھی لاہور میں ہے تو [illegible] انہیں آگے بڑھ کر خود اپنی خدمات پیش کرنی چاہئیں۔

ربوہ میں جو

بڑے اہم تعمیری کام

ہیں اُن میں سے صرف چند گنوائے گئے ہیں۔ لیکن ابھی بہت باقی ہیں۔ مثلاً صد سالہ جوبلی کے نتیجہ میں جو ذمہ داریاں پڑتی ہیں ان پر تو ایک پوری ٹیم کا کام ہے۔ ایک دو آدمی کا کام نہیں۔ یعنی بلڈنگز جو بنیں گی ان کے علاوہ بازاروں کے رُوٹس (ROUTS) ڈیزائن کرنے، اُن میں جہاں پُلیاں وغیرہ آئیں گی ان کی نشان دہی اور یہ فیصلہ کہ وہ کس طرز کی بنائی جائیں اور بھی کئی قسم کی سہولتیں ہیں جو اس موقع پر مہیا کرنی پڑیں گی۔ مثلاً ریلوے کی کراسنگ پر ایک عبوری راستہ ڈیزائن کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ یا پُل کے نیچے سے ایک الگ سڑک گزارنی پڑے گی۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ فی الحال یہ ہمارا کام نہیں، کمیٹی کا ہے۔ لیکن عملاً چونکہ ہم پر بوجھ پڑنا ہے جب تک ہم اُن کو تیار کر کے لقمہ بنا کر منہ میں نہیں ڈالیں گے اُس وقت تک انہوں نے نہیں کرنا۔ اس لئے ہمیں بہت سی طوعی ذمہ داریاں ادا کرنا پڑیں گی۔ اور جو جماعتی بلڈنگز ہیں وہ تو بہرحال سو فیصدی ہم نے خود ہی تعمیر کرنی ہیں۔

لجنہ کا ہال

جس کا ذکر آیا تھا، بالکل بوسیدہ ہو چکا ہے خطرہ ہے کہ کسی وقت اینٹیں چھت سے گرنا شروع ہو جائیں گی۔ اور لجنات چاہتی ہیں کہ بہت جلد ہمیں اب نیا ہال بنوا کر دیا جائے عورتوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی بیداری پائی جاتی ہے۔ کام کی بڑی رُوح ہے۔ اگر انہیں تحریک کی جائے تو بڑی جلدی وہ رقم اکٹھی کر لیں گی۔ جس رفتار سے انجینئرز اُن کے کام میں دلچسپی لے رہے ہیں ان کی نسبت وہ زیادہ مستعدی سے پیسے دیں گی یہ مجھے یقین ہے۔ اس لئے آپ صرف جلد از جلد تو تیر سے اُن کی عمارت کا ڈیزائن بنا کر دیں۔ پھر دیکھیں انشاء اللہ تعالیٰ کہ دیکھتے ہی دیکھتے عمارت کھڑی ہو جائے گی۔ مگر اس میں مشکل یہ ہے کہ پہلے سے بنا ہوا ایک نقشہ انہوں نے مجھے دکھایا، چونکہ انہیں اس فن میں مہارت نہیں ہے اس لئے اس نقشہ میں مجھے یہ سُقم نظر آ رہا تھا کہ بہت سی جگہیں بے کار ضائع ہوئی ہیں۔ اس کی بجائے ایک بہتر COMPACT زیادہ اچھا اور زیادہ ضرورتوں کو پُورا کرنے والا نقشہ بنایا جا سکتا ہے جو نسبتاً کم خرچ بھی ہو۔

پس اس قسم کے کام اس طرح چلیں گے کہ اب مرکز پہلے ان کاموں کو مختلف رضاکاروں پر پھیلا دے۔ اور پھر ان نتائج کو سمیٹ کر ایک جگہ اکٹھا کر کے پھر مشورے ہوں۔ کوئی نہ کوئی ایسا مرکز بنانا پڑے گا جہاں سب اکٹھے ہوں۔ لاہور میں

"اِس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔"
(کشتی نوح ص ۲۴)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچرس ۲/۱ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

شفیق صاحب کے ارد گرد یہ بڑا اچھا مرکز بن سکتا ہے۔ لیکن باقی آرکیٹکٹ محض لِلّٰہ ان سے تعاون کریں۔ بڑے اور چھوٹے سینئر اور جونیئر کے نفسانی دھوکے راہ میں حائل نہ ہوں۔

دوسرا حصہ جس کا ذکر کیا گیا وہ

بیرونی دُنیا میں مشن ہاؤسز کی تعمیر

ہے اس سلسلہ میں بھی آرکیٹکٹس پر ہی زیادہ بوجھ ہے۔ کیونکہ اس وقت تک تو جماعت کی خدمت میں سب سے زیادہ فعال شعبہ آرکیٹکچر رہا ہے۔ ہمیں اب ایسے ڈیزائنر چاہئیں کہ جو ہم دُنیا میں ہر جگہ معمولی ردّ و بدل کے ساتھ جو مقامی ملکی قوانین اور رواج کے نتیجہ میں کرنے پڑتے ہیں، ہر ملک میں استعمال کرسکیں۔ گویا انہیں بنا بنایا نقشہ دے دیں کہ معمولی ترامیم کے ساتھ اس نقشہ کے مطابق تم مشن ہاؤس بناؤ۔ مشنز کو جو ضرورتیں پڑتی ہیں وہ کم و بیش واضح ہو چکی ہیں۔ مثلاً تجربوں سے یہ پتہ چل چکا ہے کہ مسجدیں اور مشن ہاؤس ڈیزائن کرتے وقت لازماً اسے دس گنا پھیلانے کے امکانات کو مدِّ نظر رکھ کر ڈیزائن کرنا چاہیئے۔ یعنی کم از کم اتنا ہو کہ اگر موجودہ تعداد سے دس گنا نمازی آئیں تو مسجد میں یہ امکان ہو کہ وہ سیکشنز (SECTIONS) میں تعمیر کر کے وسیع تر کی جا سکے۔ لیکن پہلے سے پلان (PLAN) ہو اور اس کے لئے منظوری پہلے ہی لے لی گئی ہو تاکہ کوئی بعد میں دِقّت پیدا نہ ہو۔

پس مساجد اور مشن ہاؤسز کے اس قسم کے نقشے چاہئیں جو ہماری روزمرّہ کی ضرورتیں پُورا کر سکیں۔ اب آسٹریلیا کی مسجد کا بھی ابھی نقشہ منظور نہیں ہوا۔ (آخری شکل میں) کیونکہ وہاں جا کر میں نے دیکھا تو اس میں ابھی کئی خامیاں تھیں۔ اسی طرح آرکیٹکٹ سے شرائط بھی ابھی طے نہیں ہوئیں۔ بہر حال چونکہ مجھے نقشہ پر پوری تسلّی نہیں ہے اس لئے وہ نقشہ بھی از سرِ نو ایک نئے IDEA کے ساتھ تجویز کرنا ہوگا۔ نہایت خوبصورت عمارت لیکن اس میں سادگی ہو۔ توحید کا جو تصوّر ہے وہ عمارت کی ساخت سے نمایاں ہو۔ کیونکہ یہ پہلی مسجد ہے جو جماعت کی طرف سے وہاں بنائی جانے والی ہے۔ لہٰذا خوب غور اور فکر سے نقشہ تجویز ہونا چاہیئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس عمارت پر آئندہ آسٹریلیا میں توحید کی بنیاد ڈالی جائے گی۔ اور سارے آسٹریلیا کو یہ مرکزِ توحید پر اکٹھا کرنے والی ہوگی۔

وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق!

پس اس کے ڈیزائن میں کچھ ایسا حُسن ہونا چاہیئے جو وحدت کا اعلان کر رہا ہو۔ غرضیکہ اس قسم کے کام ہیں جو آرکیٹکٹس کے سامنے ہیں۔ بہت ہی بھرپور کام کرنا پڑے گا۔ یہ کام وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کر بھی رہے ہیں۔ لیکن مزید ضرورت ہے۔ اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ آپ کے صدر صاحب ایسے آرکیٹکٹس کو لکھ کر پہلے ساری دنیا میں ضرورتیں بیان کریں۔ انہیں بتائیں کہ یہ یہ جماعتی خدمات آپ کے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ ان میں آپ کیا کر سکتے ہیں۔ کس حد تک مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو لاہور سے تعلق رکھتے ہیں ان سے پوچھا جائے کہ آپ کس حد تک تعاون کر کے ہفتہ میں یا دو ہفتہ میں ایک دفعہ اکٹھے ہو کر باہمی تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن صرف آرکیٹکچر ہی نہیں ہے اور بھی بہت سے شعبے پڑے ہوئے ہیں جن میں آپ خدمات بجا لا سکتے ہیں۔ مثلاً ہمارا ایک شعبہ ہے ٹیلی کمیونیکیشن TELE-COMMUNICATION وغیرہ کا جس میں خدا کے فضل سے بعض انجینئرز نے بہت اچھا کام کیا تھا۔ یہ جو ٹرانسلیشن انٹرپریٹیشن TRANSLATION INTERPRETATION (ترجمانی) کا سسٹم ہے یہ ہمارے احمدی انجینئرز نے بنایا تھا۔ اب یہاں قصرِ خلافت میں جو اندرونی ٹیلیفون کا انتظام ہے یہ بھی احمدی انجینئرز کے اسی گروپ نے تیار کیا ہے اور جو تخمینے تھے اس سے بہت ہی کم خرچ میں یہ کام سرانجام دیا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جہاں بھی احمدی انجینئرز خدمت کی رُوح کے ساتھ کام کرتے ہیں وہاں

نمایاں بچت

ہوتی ہے۔ اور یہ بچت عملاً خدا کے نزدیک۔ اُن کے چندہ میں لکھی جاتی ہے۔ جو تین لاکھ کا کام بیس ہزار میں کر کے دے گا تو دو لاکھ اسّی ہزار خدا تعالیٰ کے کھاتے میں غائب تو نہیں ہو سکتے۔ وہ بہر حال لازماً ان لوگوں کے حساب میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لکھے جاتے ہیں۔ اور پھر وقت کی قربانی کے طور پر وقت کی قربانی بھی لکھی جاتی ہے۔ وہ ایک دوسرے کو CANCEL OUT یعنی منسوخ نہیں کرتیں۔

پس اس طرح کے انجینئرز چاہئیں جو اپنا وقت دیں۔ جماعت کا پیسہ بچائیں۔ اور جماعت انجینئرنگ کے نقطۂ نگاہ سے دُنیا کی امیر ترین جماعت بن جائے جس کو ہر قسم کا قیمتی مشورہ مفت مِل رہا ہو۔ اور ساری دُنیا کے خیالات مفت حاصل ہو رہے ہوں۔ اس سے زیادہ امیر جماعت انجینئرنگ کے نقطۂ نگاہ سے اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں سب کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ جماعتی خدمات میں اپنے ذہنوں کو مستعد رکھیں۔ بیدار رکھیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو وہ کوشش کرتے رہیں اور اللہ کے فضل سے کر بھی رہے ہیں۔ مثلاً

کمپیوٹر کے ماہرین

کو جب میں نے کہا کہ تو ساری دُنیا میں پھیلے ہوئے کمپیوٹر کے احمدی ماہرین نے اس کام میں دلچسپی لینی شروع کر دی۔ اُن کی طرف سے وقتاً فوقتاً کاغذات مجھے ملتے رہتے ہیں۔ اور مختلف ضروریات کے پیشِ نظر قیمتی مشورے دیتے رہتے ہیں۔ کئی غلط اقدامات سے ہمیں انہوں نے بروقت روکا ورنہ کئی لاکھ روپیہ جماعت کا ضائع ہو سکتا تھا۔

پس یہ ایسے قیمتی مشورے ہیں جنہیں عام دُنیا کی جماعتیں AFFORD نہیں کر سکتیں۔ ہمارے سائز کی جماعت ہو اور ہمارے جیسے مالی حالات ہوں تو ایسی جماعتیں سوچ بھی نہیں سکتیں کہ فیسیں دے کر وہ سارے کام کروائیں۔ تو اس لئے اللہ تعالیٰ نے از خود اپنے فضل سے یہ ساری سہولتیں جماعت کو مہیا فرما دی ہیں۔

ایک حصّہ ہے انفرادی کام کا۔ اس ضمن میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ مختلف برانچز میں بہت کم احمدی انجینئرز ہیں جو اپنے طور پر ایک نئی چیز پیدا کرنے میں منہمک ہوں۔ ایک نیا خیال ان کے دِل میں کروٹیں لے رہا ہو۔ ایک ایسی ضرورت پوری کر رہے ہوں جس میں قوم غیروں کی محتاج ہے۔ لیکن اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکتی ہے۔ میں صرف پاکستان کا نام نہیں لیتا۔ دُنیا کے ہر ملک میں جہاں بھی کوئی احمدی انجینئر ہے وہاں اُسے اپنی قوم کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اس لحاظ سے جہاں جہاں بھی وہ CONTRIBUTE کر سکتا ہے کرنا چاہیئے۔

اب جب میں مشرقِ بعید کے دَورہ پر گیا ہوں وہاں سنگاپور میں زیادہ شدّت کے ساتھ مجھے اِس بات کا احساس ہُوا کہ وہاں جاپانیوں نے تو پہلے ہی سبقت (LEAD) لے لی تھی۔ اب جاپان کے نقّال بھی مارکیٹ میں آ گئے ہیں۔ یہ نقّال اپنے فن میں اتنی مہارت اختیار کر گئے ہیں کہ ایک ہی چیز ایک ہی MAKE کی دو جگہ کی بنی ہوئی ملتی ہے اور دیکھ کر آنکھ فرق نہیں کر سکتی۔ ایک فارموسا کی ہے تو ایک جاپان کی ہے۔ ایک ہانگ کانگ کی ہے تو ایک جاپان کی ہے۔ اور دھوکہ دینے والے ناواقفوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ لیکن پڑھنے والا پڑھ سکتا ہے تو ایسی بددیانتی وہ نہیں کرتے کہ MADE IN JAPAN لکھ دیں۔ حالانکہ بنی ہوئی فارموسا کی ہو۔ کسی کونے میں باریک سا MADE IN FARMOOSA ضرور لکھا ہوگا۔ یا MADE IN HONG KONG لکھا ہوگا۔ تو ان کے نقّال آ گئے ہیں۔ پہلے جاپان نے نقّالی کی تھی۔ پھر وہ بہت آگے بڑھ گیا۔ اور جن کی نقّالی کی تھی انہیں پیچھے چھوڑ گیا۔ اب ان نقّالوں کی دوسری صف میں بھی اور تیسری صف میں بھی آگے پیچھے کئی ملک صنعتی ترقی کی راہ پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ لیکن دِل یہ دیکھ کر دُکھ سے بھر جاتا ہے کہ ان ملکوں میں ایک بھی مُسلمان ملک نہیں۔

پس اس لحاظ سے

بڑی غیرت کا مقام

ہے۔ اور یہ جب میں سوچتا تھا تو بڑی تکلیف پہنچتی تھی کہ مشرق میں ایک بھی مُسلمان ملک نہیں ہے جو سائنس کے علاوہ ٹیکنالوجی میں آگے بڑھ رہا ہو۔ اور ایک بھی ملک کی چھاپ آپ کو نظر نہیں آتی کہ یہ فلاں ملک کی ACHIEVEMENT ہے جو مسلمان ملک ہے۔ اب ان کی ذمّہ داری بھی آپ نے اُٹھائی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ پر ڈال جو دی ہیں۔ اس لئے جب ہم کہتے ہیں کہ مُسلمان ملک آگے نہیں آ رہا تو جن میں خدا تعالیٰ نے ایک نئی زندگی کی لہر چلائی اور اسلام کو ہر شعبہ میں فتحمند کرنے کی ذمّہ داریاں ان پر ڈال دی ہیں جو زیرِ الزام آئیں گے۔ اگر وہ اس سے غافل ہیں تو سب کی غفلت کا داغ انہی پر لگے گا جو عند اللہ ذمّہ دار بنائے گئے ہیں کہ اس دُنیا میں اسلام کی ساری قدروں کی حفاظت کریں۔ اور اسلام کی ساری قدروں کو اپنا کر آگے بڑھا کر چلیں۔ اس لئے جب میں یہ کہتا ہوں کہ ٹیکنالوجی کے میدان میں مُسلمانوں کے سخت پسماندہ رہ جانے سے سخت تکلیف پہنچتی ہے تو اس تلافی کا مداوا کرنا اور اس پانسے کو پلٹنا اوّلین طور پر

احمدیوں کی ذمّہ داری

ہے۔ وہ جن کا دعویٰ یہی ہے کہ سارے عالم اسلام کا درد ہمارے جگر میں ہے۔ اس درد کا مداوا کرنا بھی تو انہی کا کام ہے۔ اگر احمدی آگے نہیں بڑھیں گے تو پھر اور کون یہ بوجھ اُٹھانے کے لئے آگے آئے گا۔ اپنے طور پر انفرادی۔ اقتصادی دباؤ کے نتیجہ میں کچھ دیر کے بعد رفتہ رفتہ ہر میدان میں پسماندہ قومیں بھی آگے قدم بڑھا ہی لیتی ہیں۔ لیکن ایک دینی روح اور ملی غیرت سے قوت پا کر خاص ولولے کے ساتھ قدم بڑھانا ایک اور بات ہے۔ یہ بات میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے اندر پیدا کریں۔ پس اس وقت صفِ اول میں آپ کو آنا چاہیئے۔ اگر آپ نہیں آئیں گے تو ایک بہت بڑا اعزاز جو خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے رکھا ہوا ہے یہ ہاتھ سے کھو دیں گے۔ اس لئے ہر لائن میں ہر سطح پر آگے آنے کی کوشش کریں۔

نقالی میں بہت اچھی اچھی نقالی ہو سکتی ہے۔ اور نقالی جیسا کہ میں نے پچھلے سال بھی بیان کیا تھا۔ مسلمان کے تصور کے لحاظ سے بُری ہے ہی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عملاً اس COMPLEX کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے کہ اچھی چیز کی بھی نقل نہیں کرنی۔ آپؐ فرماتے ہیں "اَلْحِکْمَۃُ ضَآلَّۃُ الْمُؤْمِنِ"۔ حکمت تو مومن کی گمشدہ چیز ہے۔ جہاں سے ملتی ہے اخذ کر لو، یہ سمجھ کر کہ یہ تمہاری ملکیت ہے۔ تو یہ تو جھوٹا COMPLEX ہوتا ہے کہ اچھی چیز کی نقل نہیں اتارنی۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع کر دیا ہے۔ عجیب

بد قسمت ہوتی ہیں

قومیں جو اس COMPLEX میں مبتلا ہوں کہ اچھی چیز کی نقل نہیں کرنی۔ ساتھ ہی وہ اس COMPLEX میں بھی مبتلا ہوتی ہیں کہ بُری چیز کی نقل ضرور کرنی ہے۔

چنانچہ ان قوموں کی آج کی کیفیت یہ ہے کہ ہر بیہودہ مغرب کی چیز کو اپنا لیتی ہیں اور اچھی چیز کو دھتکار دیتی ہیں۔ اور وہ اچھی چیزیں جاپان کے لئے نقلیں مارنے کے لئے رکھ چھوڑی ہیں۔ اور گندی تہذیب اپنے لئے نقل اُتارنے کے لئے رکھ لی ہے۔ ٹیلیویژن پر گندے پروگرام دیکھنا اپنے لئے اور ٹیلیویژن بنا بنا کر بیچنا جاپان کے لئے رکھ دیا ہے۔ تو ہر بُری چیز اپنی ہتھیلی میں۔ ہر اچھی چیز دوسرے کی ہتھیلی میں ڈال دینا یہ کونسی عقل کی بات ہے۔ اس لئے احمدی انجینئرز کو بیدار ہو کر اس میدان میں آگے قدم بڑھانا چاہیئے۔

لاہور میں ہمارے ایک دوست ہیں جن کا ذکر آپ نے (یعنی صدر ایسوسی ایشن نے) اپنی رپورٹ میں نہیں کیا۔ یہ دوست جو STABLIZER بناتے ہیں (وہ آپ نے شاید نہیں دیکھا) بہت ہی اچھا نہایت معیاری AUTOMATIC STABLIZER ہے۔ جو پاکستان میں نمبر ایک پر ہے۔ اور وہ انہوں نے از خود اپنے شوق سے بنانا شروع کیا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ایک معمولی چھوٹی سی گھنڈی ہے جسے سمجھنے کے بعد صنعت کاری کا سفر آسان ہو جاتا ہے۔ وہ گر یہ ہے کہ اس وقت جتنی بھی نقال قومیں ہیں وہ دُنیا کی انڈسٹری سے بنے بنائے پارٹس امپورٹ کرتی ہیں۔ اور انہیں جوڑ لیتی ہیں اور جب ایک دفعہ جوڑنا سیکھ جائیں تو پھر رفتہ رفتہ بعض پارٹس بنانا سیکھ جاتی ہیں۔ روشنی ایک دم تو نہیں ملا کرتی۔ آہستہ آہستہ روشنی ملتی ہے اور

قدم آگے بڑھانے کی توفیق

ملتی ہے۔ اب روشن کمرہ سے جب آپ اندھیرے میں جاتے ہیں تو ساری چیزیں ایک دم کب نظر آتی ہیں۔ اپنی اپنی نظر کے مطابق کسی کو پانچ سیکنڈ میں کسی کو دس میں کسی کو ایک آدھ منٹ میں۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ آپ ایک دم دیکھنا شروع کر دیں۔

پس بظاہر جو لاعلم قومیں ہیں وہ روشنی میں داخل ہو رہی ہوتی ہیں لیکن RELATIVE یعنی نسبتی COMPARATIVE زاویہ نگاہ سے دیکھیں تو دراصل وہ اندھیرے میں جا رہی ہیں۔ پہلے اس علمی ملک کو نہیں جانتیں۔ ان کے لئے اندھیری دُنیا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے وہ روشنی بھی ان کے لئے اندھیرے کی مثال بن جاتی ہے۔ اور جب نئی نئی داخل ہوتی ہیں تو حیرت انگیز چیزیں مگر دھندلی دھندلی سی نظر آ رہی ہوتی ہیں۔ ان میدانوں میں یہ نئی نئی داخل ہونے والی قومیں سوچتی ہیں کہ یہ تو عجیب مافوق البشر قومیں ہیں جو ایسی مشکل چیزیں بنا گئی ہیں ہم تو بنا ہی نہیں سکتے۔ لیکن جب وہ آہستہ آہستہ نقالی کرتی ہیں، جوڑنا سیکھتی ہیں تو پھر انہیں نظر آنا شروع ہو جاتا ہے کہ اتنا بڑا TRICK اور کوئی مافوق البشر عجوبہ نہیں تھا جتنا وہ سمجھ رہے تھے۔ ذرا سی محنت

اور توجہ سے یہ بھی بن سکتا ہے وہ بھی بن سکتا ہے۔ ایک پُرزہ اور بنایا دو بنائے۔ رفتہ رفتہ وہ مہارت حاصل کرتے کرتے نقال بنتی ہیں اور پھر موجد قومیں بن جاتی ہیں۔ اس لئے بہت ضروری ہے کہ آپ لوگ اپنے طور پر آگے قدم بڑھانا شروع کریں اس کے لئے ایسوسی ایشن صرف ہیجان پیدا کرنے کا کام کر سکتی ہے۔

آپ کی ایسوسی ایشن

آپ کو بار بار STIR کرے اور متحرک رکھے تاکہ آپ بیٹھ نہ جائیں۔ جس طرح PRECIPITATE پانی کے نیچے بیٹھ جاتا ہے تو اسے ہلانا پڑتا ہے اور بعض کو مسلسل ہلاتے رہنا پڑتا ہے۔ آپ نے ذرا حرکت بند کی تو محلول نیچے بیٹھنے لگ گیا۔ میرا مقصد یہ ہے کہ ایسوسی ایشن اتنا ہلائے کہ بالآخر یہ COLLOIDAL SOLUTION بن جائے جسے ہلانا نہ پڑے۔ وہ آپ ہی آپ ہر وقت تیرتا رہے۔ زندہ قوموں اور بے چاری سوئی ہوئی قوموں میں یہی فرق ہے۔ سوئی ہوئی قوموں کو ہلاؤ تو اُٹھتی ہیں۔ تھوڑا سا بیٹھا ہوا جذبہ اُچھلتا ہے پھر نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ پھر ہلانا پڑتا ہے۔ پسماندہ قوموں کی یہی مثال ہے۔ جس طرح پنجاب کے ستو مشروب ہوتے ہیں۔ جب تک پیتے رہیں گے ساتھ ساتھ ہلاتے رہیں گے تو منہ میں آئے گا اور جو نہی آپ نے کچھ چھوڑا ستو کا پانی اُوپر رہ جاتا ہے اور ستو نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔ تو یہ BACKWARD قوموں کا جو مشروب ہے یہ بھی ان کے کردار ہی کا مظہر ہے۔ یہ نہیں سوچتے کہ اس طرح اسے گرائنڈ GRIND کر لیں کہ یہ بغیر ہلائے بھی مشروب میں معلق رہے۔ بہرحال جب آپ ترقی کریں گے تو پھر آپ COLLOIDAL SOLUTION بن جائیں گے۔ پھر آپ کو ہلانا نہیں پڑے گا۔ پھر آپ میں سے ہر ذرہ سلوشن میں SUSPEND ہو جائے گا۔ اور اپنا اپنا کام کرے گا اور پھر اس کے ساتھ چارج پیدا ہوتا ہے۔ یہ عجیب خدا کی قدرت ہے کہ جو COLLOIDAL SOLUTION نہیں ہے اس پر چارج کوئی نہیں۔ لیکن جب COLLOIDAL SOLUTION بنتا ہے تو IONIZE ہو جاتا ہے اور اس میں ایک نئی قوت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا ہر فرد کی بیداری سے اور تنظیم سے ساری قوتیں آتی ہیں۔ پس اس طرح آپ آگے بڑھیں گے تو خدا تعالیٰ آپ کو نئی نئی قوتیں بھی عطا فرمائے گا۔

ایک پہلو ہے

نئی ایجادات

کا اس میں بہت ساری قومیں شرم کی وجہ سے بعض باتیں کہہ ہی نہیں سکتیں۔ ایک آدمی کو نیا خیال آتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں یہ کہوں گا تو لوگ کہیں گے یہ پاگل ہو گیا ہے۔ اس قسم کی بات کہاں ہو سکتی ہے۔ اور جو بیدار قومیں ہیں وہ اس معاملہ میں شرم بالکل بھلا دیتی ہیں۔ بعض لوگ ہنستے بھی ہیں۔ بعض بے وقوفوں والی باتیں بھی ہو رہی ہوتی ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ یورپ وغیرہ میں سب بے وقوفوں والی بات ہی کوئی نہیں ہو رہی۔ بہت سی ہو رہی ہیں۔ لیکن ان میں حوصلہ ہے کہ وہ بے وقوفوں والی باتوں کو پنپنے دیتے ہیں۔ کیونکہ انہیں اُمید ہے کہ شاید کبھی غلط سوچوں میں سے ہی کوئی اچھا آئیڈیا نکل آئے۔

آج کل مغربی دُنیا میں رجحان اس طرف ہے کہ کسی طرح بغیر ایندھن کے ہمیشہ کے لئے جاری رہنے والی حرکت پیدا ہو جائے۔ چنانچہ دُنیا میں PERPETUAL MOTION کے انجینئرز میدان میں آ رہے ہیں۔ اور اس طرح بعض بڑے بڑے قابل لوگ بظاہر اپنی زندگی قانونِ قدرت کو توڑنے کی کوشش میں ضائع کر رہے ہیں۔ اور IN PUT کو OUT PUT سے بڑھانا چاہتے ہیں جو ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن اس کوشش میں بعض لوگ حیرت انگیز مشینیں پیش کر رہے ہیں۔ اور نئی سے نئی اختراع کرتے چلے جاتے ہیں جو بالآخر ساری MOTION ناکام ثابت ہوتی ہے۔ لیکن آج کل کا یورپ اسے بھی برداشت کر رہا ہے۔ ہنستا بھی ہے لیکن ساتھ ہی وہ ENCOURAGE بھی کر رہا ہے کہ ہاں بناؤ۔ شاید کچھ ہو جائے۔ انہیں نئے IDEAS کو برداشت کرنے کا یہاں تک حوصلہ ہے کہ ایک سائنسدان (SCIENTIST) نے حال ہی میں یہ تصور پیش کیا کہ چاند تک دراصل ہمیں یہ راکٹ والا سسٹم کام نہیں دے سکتا۔ چاند تک پہنچنے کا اصل طریق یہ ہے کہ راکٹ کے ساتھ ایک رسی باندھی جائے اور وہ چاند تک پہنچا کر اس میں نصب کرنے کا انتظام کیا جائے کوئی ایسا مضبوط اڈا تعمیر کیا جائے جس کے ساتھ وہ کیبل (CABLE) باندھ لیں تو پھر اس کے سہارے ESCALATER چاند تک چڑھے۔ آپ اندازہ

کرسکتے ہیں کہ دو لاکھ چالیس ہزار میل لمبی کیبل چاند تک پہنچانے کی راہ میں مسائل کے کتنے پہاڑ حائل ہیں - اور یہ تصور محض ایک مسخر دکھائی دیتا ہے - کیبل کا ایک سرا چاند سے اور ایک زمین سے باندھ بھی لیں تو دونوں کی نسبتی رفتار کے فرق کے باعث آج نہیں تو کل وہ زمین کے گرد لپٹنی شروع ہو جائے گی - غرضیکہ یہ سارا قصہ ایک شیخ چلی کی کہانی نظر آتا ہے - یہ سارے تمسخر ہیں لیکن ایسے آدمی ہیں جو بڑی سنجیدگی سے (SERIOUSLY) اس دنیا میں اس وقت اس قسم کی باتوں پر غور کر رہے ہیں - اور اپنے گھروں میں بیٹھے ڈیزائن بنا رہے ہیں - انہی پاگلوں میں سے ہی پھر کسی وقت کوئی ایسا پاگل بھی نکل آتا ہے جس کی بات دنیا کو پاگل پن نظر آرہی تھی لیکن پھر وہ دنیا کو پاگل بنا دیتا ہے اور وہ بات کر کے دکھا دیتا ہے اس طرح دنیا ترقی کرتی ہے -

پس اپنے IDEAS سے نہ شرمائیں - البتہ یہ کوشش نہ کریں کہ قانونِ قدرت کو آپ شکست دیں - قانونِ قدرت کو آپ DEFEAT نہیں کرسکتے - اس کے دائرہ کے اندر رہیں - اسے CIRCUMVENT تو کرسکتے ہیں - یعنی دائیں طرف سے مڑ کر گزر جائیں - یا بائیں طرف سے ہو کر نکل جائیں - اس کی کوئی ترکیب بے شک سوچیں لیکن

قانونِ قدرت کو شکست دینا

انسان کے بس کا کام نہیں - جس طرح کراٹے ہے - کراٹے کے موجد نے یہ عقل کی بات کی ہے کہ قانونِ قدرت کو توڑنے کی کوشش نہیں کی - ایک کمزور کمزور ہے، طاقتور طاقتور ہے - اگر کمزور بغیر داؤ پیچ کے طاقتور سے ٹکرائے گا تو یہ قانونِ قدرت ہے کہ طاقتور لازماً جیتے گا - انہوں نے یہ کوشش کی کہ کمزور کو جتانے کے لئے ایسی ٹیکنیک ہو کہ طاقتور کی طاقت خود اس کے خلاف استعمال ہو - اس کا نام ہے کراٹے - اور اسی کی ایک شکل جوڈو جیٹ سو ہے - تو سائنسدان کا یہ کام نہیں کہ قدرت سے ٹکرائے - سائنٹسٹ کا کام یہ ہے کہ نیچر کو HARNESS کرے اور اپنی مرضی کے مطابق طاقتور کی طاقت سے خود اسی کو رام کرے - اور اس سے فائدہ اٹھائے - جس طرح آپ نے جانوروں سے فائدے اٹھائے ہیں - ہاتھی آپ سے کتنا طاقتور ہے لیکن آپ نے اسے عقل کے مطابق استعمال کیا ہے تو اس کی طاقتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں - ورنہ اس سے زور آزمائی کر کے تو آپ کچھ حاصل نہیں کرسکتے تھے - اسی طرح بڑی بڑی (HUGE) مشینیں ہیں - آج کل تو ROBOTS بھی ایجاد ہو رہے ہیں اور ان کو انسان غلام بنا کر کام لے رہا ہے -

IDEAS کے لئے ضروری نہیں ہے کہ آپ ولایت کی طرف ہی ہمیشہ دیکھتے رہیں - اپنے نئے IDEAS بھی پیدا کریں -

اپنے اندر بیداری پیدا کریں

ملکی ضروریات کو محسوس کریں - روزمرہ کی تکلیفوں کو دیکھیں کہ کس طرح دور کرنا چاہیئے - اب جاپان کی چیزیں جو آتی ہیں ان میں آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آرام پہنچانے کی نیت سے وہ لوگ بہت باریک بینی اختیار کرتے ہیں - یعنی یورپ کے بعض کیمرے جنہوں نے DEVELOP ہونے میں سو سال لئے اب وہ ہر سال جاپان میں اس سے زیادہ تیز رفتاری سے DEVELOP ہو رہے ہیں کیونکہ وہ انسان کو آرام پہنچانا چاہتے ہیں - اور اس کے لئے بڑی باریک بینی سے مطالعہ کرتے ہیں - اب روزمرہ کی ہماری زندگی میں جو تکلیف دہ چیزیں ہیں ان کو دور کرنے کے لئے اپنے حالات میں آپ سوچیں کہ میں کس طرح آرام سے رہ سکتا ہوں اس کے لئے کیا کروں - تو آپ کا دماغ اپنے حالات کے لحاظ سے آپ کو کئی چیزیں بتائے گا - یعنی ہر انجینئر جو اپنی اپنی لائن کا ہے وہ اپنے دائرہ کار میں غور کا عادی ہو - ایک آرکیٹکٹ ہے وہ آرکیٹیکچر کے نقطۂ نگاہ سے آرام پیدا کر سکتا ہے - ایک سول انجینئر ہے وہ اس نقطۂ نگاہ سے کر سکتا ہے اپنے دائرہ میں سوچیں تو اللہ تعالےٰ آپ کے دماغ میں جِلا بخشے گا -

ضرورت اصل چیز ہے جو ایجاد کرواتی ہے - یہ جو محاورہ ہے اگرچہ بہت ہی رگیدا ہوا ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے لیکن ہے یہ زندہ محاورہ - صرف مشکل یہ پڑتی ہے کہ بعض قوموں میں ضرورت کے باوجود بے حسی پیدا ہو جاتی ہے - اس لئے وہ انگیخت نہیں ہوتیں - اور ہیجان نہیں پکڑتیں - یعنی ضرورت ہے بھی تو بے فکر پڑے ہوئے ہیں - گویا کوئی فرق نہیں پڑتا جن کی SENSITIVTY کا درجہ اونچا ہو جائے - جن کے احساس کا معیار بلند ہو جائے - وہ پھر ضرورت کے وقت تکلیف محسوس کرتے ہیں اور اپنے احساسات کا اپنے گرد و پیش کے ساتھ ٹکراؤ دور کر کے اپنی خلش مٹانے کی کوشش کرتے ہیں - اندرونی وجود کو بیرونی وجود سے HARMONIZE کرنے کے لئے یعنی ہم آہنگ کرنے کے لئے وہ بیرون کو بدلتے ہیں تاکہ ان کے احساسات کی خلش جاتی رہے - اس کا نام ایجاد ہے - یعنی خلاصۃً ہر وجود اس طرح ایجاد کرتا ہے کہ ماحول میں تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے - اس کی خلش کو محسوس کرتا ہے - وہ خلش پھر بیرونی دنیا کو تبدیل کرنے کے نئے نئے رستے سوچنے پر انسان کو مجبور کر دیتی ہے - نئے نئے حل سامنے ابھرتے چلے جاتے ہیں - ابھی جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یہ جو کریز اور پاگل پن کا دورہ پڑا ہے اہلِ مغرب کو کہ PERPETUAL MOTION کی مشین ایجاد کی جائے تو اس کے پیچھے بھی تو یہی احساس کارفرما ہے OIL CRISIS آیا - اس نے وہاں اقتصادی حالات کو دھکا لگایا - چیزیں مہنگی ہوئیں - لوگ پریشان ہوئے - انہوں نے کہا آئندہ کیا بنے گا - تیل ختم ہو جائے گا تو کیا ہو گا - ان چیزوں نے بعض لوگوں کو اس بات کے سوچنے پر مجبور کر دیا کہ ایسی چیز ایجاد کی جائے جس میں انرجی ENERGY کا پرابلم PROBLEM حل ہو جائے - کہ از خود چلے - مثلاً MAGNET کے ذریعہ انہوں نے بعض کوششیں کیں کہ اس کو استعمال کر کے یا GRAVITY یعنی قوتِ ثقل کو استعمال کر کے جاری و ساری طاقت حاصل کی جائے - سورج کو استعمال کر کے بعض کوششیں کی گئیں - لیکن جو جاری و ساری طاقت کے حصول کا مقصد تھا وہ تو بہرحال نہیں پورا ہوا - لیکن پھر بھی کچھ لوگ یہ کوشش کر رہے ہیں - پس تکلیف کی موجودگی اور تکلیف کا احساس یہ دونوں ضرورتیں ہیں جو ایجاد کی ماں ہیں - ہمارے ملک میں تو بہت زیادہ تکلیفیں ہیں - آپ کے احساس کا لیول اگر اونچا ہو جائے تو بہت تیزی سے آپ کا دماغ مختلف چیزیں سوچے گا - پھر اپنے حالات کے مطابق آپ بدلیں گے -

آپ میں سے جو امریکہ گئے ہوئے ہیں ان میں سے شاید بعض نے

پریذیڈنٹ جیفرسن کا گھر

دیکھا ہو گا - وہ غالباً دو سو سال پرانا ہے لیکن اس گھر میں اس نے ساری ماڈرن ضرورتیں مہیا کی ہوئی ہیں - اس گھر کی یہی خوبی ہے جس کی وجہ سے یہ مرجعِ خاص و عام بنا ہوا ہے - اس لئے لوگ نہیں جاتے کہ وہ ایک پریذیڈنٹ کا گھر تھا - بے شمار پریذیڈنٹ ہیں جن کے گھر ہیں مگر کوئی انہیں نہیں دیکھتا - لیکن یہ ایک ذہین انسان کا گھر تھا جو اپنے گرد و پیش کو اپنی سہولت کے لئے بدلنا جانتا تھا - اس نے اس زمانہ کے لحاظ سے اپنا کلاک بھی بنایا ہوا ہے - اس زمانہ کے لحاظ سے آٹومیٹک لفٹ سروس بنائی ہوئی ہے - بہت ہی دلچسپ چیزیں یعنی اپنی ضرورت کی ساری چیزیں جو آپ کا ماڈرن انسان پوری کرتا ہے وہ اس نے اپنے رنگ میں پوری کی ہوئی ہیں - تو اس زمانہ کا وہ حساس انسان تھا - نہ صرف پولیٹیکلی POLITICALLY سوچ کے لحاظ سے بلکہ ماحول کی عام ضرورتوں کے لحاظ سے بھی - اور بہت اچھا دماغ اس نے پایا تھا - میں یہ مثالیں اس لئے آپ کو دے رہا ہوں کہ آپ کو کسی طرح سے ہوش دلاؤں - اور آپ کے جذبات میں ہیجان پیدا کروں - میں ایک دفعہ کہہ جاتا ہوں مگر پھر آپ بھول جاتے ہیں - پھر اگلے سال کے لئے انتظار کرتے ہیں - یہ تو وہی ستو ہلانے والی بات ہو گئی - لیکن آپ تو ماشاء اللہ بڑے بالغ نظر لوگ ہیں - اور جماعتی کاموں کے تجربہ نے آپ کو مزید چمکا دیا ہے - جب کہ دنیا کا دوسرا انجینئر وہ لطافت نہیں رکھتا جو آپ میں ہے - احمدیت نے ایک جِلا بخشی ہے ذہنوں کو جس کا غیروں کے ساتھ بڑا فرق ہے -

اس لئے آپ خود بیدار ہوں - اور خود بیدار رہیں - اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور ایسوسی ایشن کو چاہیئے کہ اپنے فرض کے طور پر بھی آپ کو جگاتی رہے - اور ایسوسی ایشن کو تمام سال بیدار اور متحرک رکھنے کے لئے مختلف طریق اختیار کرتی رہے - اس کا ایک طریق یہ ہوتا ہے کہ جو احمدی کچھ کرتا ہے اس کو خوب مشتہر کیا جائے - اس سے پھر دوسروں میں بھی دلچسپی پیدا ہوتی ہے - یا پھر وقت کے چیلنج ان کے سامنے

بار بار پیش کئے جائیں

کہ ہمارے سامنے یہ بھی ضرورت ہے اس کو پورا کرو - یہ بھی ضرورت ہے اس کے لئے کچھ کرو - تو امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بہتر

یعنی رپورٹ پیش کی جاسکے گی اور لمبی لسٹ ہوگی جو آپ کے سامنے پیش کی جائے گی کہ فلاں احمدی انجینئر نے یہ ایجاد کرلیا ہے فلاں نے یہ کرلیا ہے تو آپ بے شک چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی ایجاد کرکے دکھائیں مجھے بہت خوشی ہوگی ابتداء میں کوئی حیرت انگیز کام کی توقع تو میں نہیں رکھتا اگر اللہ عطا کردے وہ بھی بڑی چیز ہے لیکن کچھ بھی بنائیں حقیقت یہ ہے کہ احمدی کے ہاتھ کا بنا ہوا بہتر قسم کا گلی ڈنڈا بھی مجھے بڑا پیارا لگے گا کچھ تو ہو جس پر اس کی سوچ کی جلا نظر آئے اس کی محنت نظر آئے معلوم ہو کہ اس نے اس چیز کو اپنی روشنی عطا کردی ہے۔ ہمارے ملک میں پہلے اس طرح بنائی جاتی تھی لیکن اس نے اس میں یہ نیا حسن پیدا کردیا ہے۔

آگے قدم بڑھائیں گے تو بڑھ جائیں گے اور بڑھتے چلے جائیں گے ہر ترقی اور پروگریس (PROGRESS) ہمیشہ شروع میں آہستہ ہوتی ہے پھر اس میں تیزی آنی شروع ہوتی ہے اور TEMPO بننا شروع ہو جاتا ہے پھر تیز سے تیز تر ہوتی چلی جاتی ہے اس لئے میں آپ سے کوئی اچنبھے معجزات کی توقع نہیں رکھ رہا۔ ایک ہی معجزہ ہے جو آپ نے دکھانا ہے کہ آپ بیدار ہو جائیں اور شعور کے ساتھ صف اول میں آنے کی یعنی دنیا کی صف اول میں آنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ توفیق دے اور ساری دنیا میں ہر ملک میں ہر شعبہ میں اللہ تعالیٰ احمدی انجینئرز کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ صف اول میں آجائیں اور اسلامی غیرت کے جو تقاضے ہیں وہ پورے ہوں اور ہر کوئی کہہ سکے کہ ہاں مسلمان دنیا میں اس وقت سب سے آگے نکل آئے ہیں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ یکم دسمبر ۱۹۸۳ء)

دعائے مغفرت

افسوس خاکسار کے تایا محترم مکرم سیف الدین صاحب فاکر ابن مکرم الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت کلکتہ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے مورخہ ۹ کو اس جہان فانی سے رحلت فرما کر عالم جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خاکسار سعادت احمد جاوید قادیان)

تحریک احمدیت

قسط نمبر (۸)

نصب العین، عقائد، اعتراضات کا تجزیہ تاریخ انبیاء کی روشنی میں

تقریر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت بر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء

مورخ پاکستان جناب شیخ محمد اکرم ایم اے نے یہ بھی اعتراف کیا ہے:۔

"ہمارے بزرگوں نے عام مسلمانوں کو نظم و نسق، مذہبی جوش اور تبلیغ اسلام میں مرزائیوں کو فوقیت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھائی بلکہ بیشتر فتوؤں اور عام مخالفت سے فتنہ قادیان کا سد باب کرنا چاہا ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جب کسی قوم کے ساتھ بے جا سختی کی جائے تو اس میں ایثار اور قربانی کی خواہش بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ جب کبھی عام مسلمانوں نے قادیانیوں کی مخالفت میں معمولی اخلاق، اسلامی تہذیب اور رواداری کو ترک کیا ہے تو ان کی مخالفت سے قادیانیوں کو فائدہ ہی پہنچا ہے۔ ان کی جماعت میں ایثار و قربانی کی طاقت بڑھ گئی ہے اور ان کے عقائد اور بھی مستحکم ہو گئے ہیں۔"

(موج کوثر صفحہ ۱۹۳ بار دوم ناشر فیروز سنز لاہور)

خدا تعالیٰ کی اس فعلی شہادت نے فیصلہ کردیا کہ تحریک احمدیت خدا نے ذوالعرش کا لگایا ہوا پودا ہے۔ جو پہلے نہایت تیزی سے تناور درخت بنا اب ایک عالمی باغ کی شکل اختیار کرچکا ہے جس کے پھولوں سے ساری دنیا مہک رہی ہے۔ ؎

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

پچھلی صدیوں میں برطانوی حکومت کے سیاستدان اور مدبروں نے اپنی پارلیمنٹ میں دعویٰ کیا تھا کہ انگریزی مملکت پر سورج کبھی غروب نہیں ہو سکتا مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ جب ۱۹۳۵ء میں برٹش ایمپائر کے بعض افسروں نے احمدیت سے ٹکر لی تو خدا نے ان کی صف لپیٹ دی مگر آج ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچہ ڈنکے کی چوٹ کہہ سکتا ہے کہ احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا نہ کبھی ہو سکتا ہے اور ہر طلوع کرنے والا دن احمدیت کی ترقی اور عروج کا پیغام ہی لیکر آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار
یہ فتوحات نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہے بشر سے کیا یہ مکاروں کا کار

دوسری مثال:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور شعر یہ ہے ؎

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

(توضیح مرام)

احمد کی شان کو سوائے خداوند کریم کے کون جان سکتا ہے وہ اپنی خودی سے اس طرح الگ ہو گیا کہ میم درمیان سے گر گیا (مطلب یہ کہ آنحضرت اللہ تعالیٰ کے مظہر اتم ہیں اس لئے جس طرح اللہ تعالیٰ خالق ہونے میں شان احدیت کا حامل ہے اسی طرح آنحضرتؐ تمام مخلوق میں احد ہیں) اس شعر کو جو عشق مصطفیٰؐ سے معطر ہے مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنی کتاب "علم کلام مرزا" میں مشرکانہ تعلیم قرار دیا مگر زمانہ کی نیرنگیاں ملاحظہ ہوں کہ خدا کا وہ پاک اور برگزیدہ بندہ جسکو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں غلو کرنے والا اور مشرک بتایا جاتا تھا اب اسی کو "گستاخ رسول" کہا جاتا ہے

تیسری مثال:۔

پاکستان میں ایک عرصہ تک پوری بلند آہنگی سے یہ آواز بلند کی جاتی رہی کہ:

"مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کی دلیل یہ ہے کہ مرزائیوں نے اپنے آپ کو کبھی مسلمان نہیں کہلایا وہ خود اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں۔"

(اخبار آزاد ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء ص۱)

مگر اب "دینی عمائدین" کا ارشاد ہے کہ "ہم ان کو احمدی تسلیم نہیں کرتے احمدی تو ہم ہیں۔"

(مولانا مفتی محمود صفحہ ۲۲۱ مولف نعیم آسی ناشر مسلم اکاڈمی نذیر پورہ سیالکوٹ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

ہماری تو دعا ہے کہ خدا کرے دنیا کا ہر فرد احمدی مسلمان کہلانے لگے تا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ الہام ہمیشہ ایک نئی شان سے جلوہ گر ہوتا رہے کہ

"آں سرور کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات کے زمانہ رحلت سے ایک ہزار اور چند سال بعد ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقت کعبہ کے مقام میں متحد ہو جائے گی۔ اس وقت حقیقت محمدی کا نام حقیقت احمدی ہو جائے گا۔"

(اردو ترجمہ "مبدء و معاد" صفحہ ۲۰۵ ناشر ادارہ مجددیہ ناظم آباد نمبر ۳ کراچی نمبر ۱۸)

استہزاء کا چھٹا اور آخری طریق

عقائد احمدیت سے استہزاء کا چھٹا اور آخری طریق دینی حقائق سے وہ کھلم کھلا تمسخر اور مذاق ہے جس کے چار عناصر ہیں

۱۔ اشتعال انگیزی۔ ۲۔ مغالطہ آفرینی ۳۔ پھکڑ بازی ۔ ۴۔ گالیاں۔ بطور نمونہ ان میں ہر ایک جزء کے بعض اعتراضات کا اسلامی لٹریچر کی روشنی میں تحلیل و تجزیہ کیا جاتا ہے جس سے یہ نہایت دردناک حقیقت بھی نمایاں ہوگی کہ استہزاء کے اس طریق سے سب سے زیادہ اسلامی روایات کو مجروح کیا گیا ہے دوسرے لفظوں میں بظاہر سب اعتراضات تحریک احمدیت پر ہیں مگر حملہ بالواسطہ طور پر امت مسلمہ کے چودہ سالہ لٹریچر پر ہے۔

اشتعال انگیزی:۔ ۱۔ متکلمین اسلام نے دشمنان دین کے مسلمات کی بناء پر الزامی جواب دینے کو خاص اہمیت دی ہے۔ اور اس بارے میں تاریخ کے کئی واقعات محفوظ کئے ہیں۔ مجدد اہل حدیث نواب صدیق حسن خان صاحب قنوجی نے "تفسیر ترجمان القرآن" جلد ۱ صفحہ ۲۳۰ مطبوعہ ۱۳۰۳ء میں لکھا ہے

کہ

"ایک بار ایلچی روم پاس بادشاہ انگلستان کے گیا تھا اس مجلس میں ایک عیسائی نے اس کو مسلمان دیکھ کر یہ طعن کیا کہ تم کو کچھ خبر ہے کہ تمہارے پیغمبر کی بی بی نے کیا کیا تھا اُس نے جواب دیا مجھ کو یہ خبر ہے کہ اس طرح کی دو بیبیاں تھیں جن پر تہمت زنا کی لگائی مگر اتنا فرق ہوا کہ ایک بی بی پر فقط اتہام ہوا دوسری بی بی ایک بچہ بھی جن لائیں وہ نصرانی بہوت سو کر رہ گیا۔"

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ کا واقعہ ہے کہ:-

"ایک دفعہ ایک پادری صاحب شاہ صاحب کی خدمت میں آئے اور سوال کیا کہ کیا آپ کے پیغمبر حبیب اللہ ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں وہ کہنے لگا تو پھر انہوں نے بوقت قتل امام حسین فریاد رسی کیوں نہ کی یا یہ فریاد رسی نہ ہوئی؟ شاہ صاحب نے کہا کہ نبی صاحب نے فریاد تو کی لیکن انہیں جواب آیا کہ تمہارے نواسے کو قوم نے ظلم سے شہید کیا ہے لیکن ہمیں اس وقت اپنے بیٹے عیسٰی کا صلیب پر چڑھنا یاد آرہا ہے۔"

(ماخوذ کنز از شیخ محمد اکرام۔ ایم اے ... ناشر فیروز سنز لاہور)

ان کا جواب کیا ہی خوب ہے جو آنحضرت صلعم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انیسویں صدی کے بد زبانوں یا پادریوں کے آنحضورؐ پر شرمناک حملوں کے جواب میں استعمال کر کے اُن کو دم بخود کر دیا مگر معترضین اصحاب اس کو "توہین عیسٰی" کا نام دیتے ہیں حالانکہ حضور کی کتابوں میں بار بار یہ وضاحت موجود ہے کہ:-

"ہماری قلم سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نسبت ...... جو کچھ نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے۔"

(چشمہ مسیحی، حاشیہ ص۲)

۲۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس اللہ العزیز اپنی کتاب "نور الہدیٰ" کے دسویں باب میں فقر کی آخری منزل کے انوار و برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"درمشق وجود یہ کی پاکی اور برکت سے جلیس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک نوری طفل معصوم کی شکل میں حاضر ہو جاتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمال لطف، شفقت اور رحمت سے اس نوری بچے کو اپنے اہل بیت پاک میں جناب امہات المؤمنین حضور حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہن کے سامنے لے جاتے ہیں وہاں ہر ایک ام المؤمنین اسے اپنا فرزند کہتی ہیں اور اپنا نوری دودھ پلاتی ہیں۔ اور وہ شیر خوار اہل بیت خاص ہو جاتا ہے اور اس کا نام فرزند حضوری اور خطاب فرزند نوری ہو جاتا ہے۔"

پھر اپنے روحانی مشاہدہ کا ذکر فرماتے ہیں کہ:-

"حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس فقیر کو باطن میں اپنے حرم محترم کے اندر کمال شفقت اور مرحمت سے لے گئے اور حضرت امہات المؤمنین حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے اس فقیر کو دودھ پلایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امہات المؤمنین نے مجھے اپنے نوری حضوری فرزند کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔"

(حق نما۔ اُردو ترجمہ نور الہدیٰ ص۲۲۱-۲۲۵ طبع پنجم مقام اشاعت کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان)۔

غوث اعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی، حضرت شاہ محمد آفاق، حضرت نور الدہر اور حضرت سید احمد بریلوی شہید رحمہم اللہ جیسے اکابر بزرگوں کی سوانح اور حالات سے ثابت ہے کہ انہیں بھی اہل فقر کا یہ حضوری اعزاز عطا ہوا۔

(ملاحظہ ہو "قلائد الجواہر" مع حاشیہ ص۵۷ مطبوعہ مع گلدستہ کرامات ص۹۲ ترجمہ کتاب مناقب غوثیہ از حضرت شیخ محمد صادق شیبانی"۔ ارشاد رحمانی ص۵۲ مع حاشیہ از مولوی محمد علی صاحب مونگیری صراط مستقیم ص۲۶۹ از حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ) اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی ایک کشف میں پنجتن پاک کی زیارت نصیب ہوئی اور حضرت علیؓ نے آپکو تفسیر عطا ہوئی جو آپ کے عاشق رسول اور اہل فقر میں سے ہونے کی ناقابل تردید آسمانی شہادت ہے۔ مگر افسوس معرفت و حقیقت کے اس نکتہ سے بے خبر اور ناآشنا اذہان و قلوب کو اس ذریعہ سے بھی مشتعل کیا جاتا ہے۔ (باقی)

بقیہ صفحہ ۲

روحانی مصلح تسلیم کرنے والے مسلمان ہوں گے یا غیر مسلمان بینوا توجروا ایک عام قاری کا علم یہی ہے کہ حضرت عیسٰی ابن مریم خدا تعالیٰ کے ایک نبی تھے اور جب احادیث صراحت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کی آمد کی خبر دیتی ہیں تو پھر یہ کہنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی تھے اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ اس واضح تضاد کا حل کیوں پیش نہیں کیا جاتا اس امر کی طرف مولانا محمد عثمان صاحب نے جاولیط نے توجہ دلاتے ہوئے لکھا تھا۔

"پس جو شخص بھی حضرت مسیح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لاتا ہے وہ ختم نبوت کا منکر ہے اگر قادیانی اس لئے کافر ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود اور نبی مانتے ہیں تو ہمارے علماء بھی کافر قرار پائے کیونکہ وہ بھی حضرت عیسٰی کو لا کر ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں یہ علماء حضرت مسیح کو لا کر انہیں نبی بھی مانتے ہیں اور ان کو صاحب وحی بھی مانتے ہیں اور حضرت جبرائیل کو وحی لانے والا بھی تسلیم کرتے ہیں ان علماء نے خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک حقیقی نبی کو واپس لا کر نبوت کا سارا کاروبار جاری کر دیا پھر بھی وہ ختم نبوت کے منکر نہیں اور قادیانی ختم نبوت کے منکر قرار پائے۔"

(رسالہ شبستان دہلی ماہ نومبر ۱۹۷۸ء)

یہ کیسا اسلامی ملک ہے جس میں خود اسلام کے نام پر اتنا بڑا ظلم کیا جا رہا ہے احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مساجد کو مسجد کہیں اور اذان دیں اور اپنے عقیدے کے مطابق اس کا اعلان کریں۔

عدالت کا یہ کہنا کہ محمد علی جناح نے "احمدیوں" کے ساتھ کوئی ایسا معاہدہ نہیں کیا تھا کہ ان کو مسلمان سمجھا جائے۔ ہم اس نام نہاد شرعی عدالت سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے ۷۳ فرقوں میں شیعہ۔ سنی۔ بریلوی۔ دیوبندیوں میں کسی نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ ان کو مسلمان سمجھا جائے گا۔ محمد علی جناح کی تقریروں سے یہ واضح طور پر ثابت ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے افراد کو مسلمان سمجھتے اور کہتے تھے۔ اور انہوں نے باؤنڈری کمیشن کے روبرو ایک احمدی وکیل کو بحیثیت مسلمان کے پیش کیا تھا۔

رہی بات ایک دوسرے فرقے کو کافر کہنے کی تو مسلمانوں کے ۷۳ فرقوں میں سے ہر فرقہ دوسرے کو کافر کہتا ہے۔

آخر میں ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ایک "فوجی ڈکٹیٹر" یا کسی مذہب کے ٹھیکیدار کو اس بات کی اجازت نہ قرآن کریم دیتا ہے نہ حدیث کہ وہ کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دے اور کسی فرقہ پر پابندی لگائے اور نام نہاد شرعی عدالتیں قائم کرے۔ اس قسم کے فیصلے جنرل ضیاء الحق اپنی کرسی کو بچانے کے لئے نام نہاد شرعی عدالتوں سے کرواتے رہتے ہیں تاکہ پبلک کی توجہ اندرون ملک کے بحرانوں اور ان کے مظالم سے ہٹا کر دوسری طرف لگائی جا سکے۔

درخواست دُعا

مکرم شفیع صاحب وانی ترکپورہ (کشمیر) سے مکرم رحمت اللہ وانی آف سرینگر کے بیٹے جو مکان کی چوتھی منزل سے گر کر شدید چوٹ آجانے کے باعث سے اس کی معجزانہ شفایابی اور درازی عمر کیلئے نیز اپنے بیٹے عزیز بشارت احمد سلمہ جو بی۔ ایم ایس کی راجستھان میں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں کے مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رکھے جانے کی دُعا و دنیوی ترقیات اپنی ہمشیرہ کی کے امرجی کے دیرینہ مرض سے کامل صحت و شفایابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ

(مسند احمد)

ترجمہ: نیکی وہ ہے جس پر تمہارا نفس اطمینان پا جائے

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹرا)

وزیرِ اعظم ہند محترمہ اندرا گاندھی کا اندوہناک سانحہ ارتحال!

افسوس! ملک کے ستر کروڑ عوام ایک ممتاز لیڈر اور عظیم سیاسی قائد سے محروم ہو گئے

قادیان۔ یکم نومبر۔ بدر کا یہ شمارہ طباعت کے آخری مراحل میں تھا کہ کل مورخہ ۳۱/۱۰/۸۴ کو قبل از دوپہر آل انڈیا ریڈیو کی نشریات سے اچانک یہ افسوسناک خبر سُنی گئی کہ ہندوستان کے ستر کروڑ عوام کی محبوب سیاسی راہنما وزیرِ اعظم ہند محترمہ اندرا گاندھی کو آرمڈ پولیس کے تربیت یافتہ کمانڈوز پر مشتمل اپنے ہی حفاظتی دستے کے تین سیکیورٹی محافظوں کی اندھادھند فائرنگ سے شدید طور پر مجروح ہونے کے بعد انتہائی تشویشناک حالت میں آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں داخل کیا گیا ہے۔ یہ المناک اور رونگٹے کھڑے کر دینے والا افسوسناک سانحہ صبح نو بج کر بیس منٹ پر ایسی حالت میں پیش آیا جب کہ آپ روزمرہ کے معمول کے مطابق اپنے اسسٹنٹ سیکرٹری شری آر کے۔ دھون اور پالیسی پلاننگ کمیٹی کے چیئرمین شری جے پارتھ سارتھی کے ہمراہ اپنی رہائش گاہ ۱۔ صفدر جنگ روڈ سے صرف پچاس گز دُوری پر واقع عمارت ۱۔ اکبر روڈ کی جانب پیدل جا رہی تھیں۔

اِس اندوہناک اور لرزہ خیز خبر کا سُننا تھا کہ آن کی آن میں تمام ماحول فکر و تشویش اور بے چینی و اضطراب کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب گیا۔ آل انڈیا ریڈیو کی متعدد نشریات سے اس امر کی تصدیق ہو جانے کے باوجود کوئی بھی فرد ایک لحظہ کے لئے یہ باور کرنے کو تیار نہیں تھا کہ امن و آشتی اور اہنسا کے علم بردار مہاتما گاندھی کے دیش میں دہشت گردی کا ایسا مہیب اور المناک سانحہ بھی رونما ہو سکتا ہے۔ تاہم خبر کی صداقت پر یقین کئے بغیر بھی کوئی چارہ نہیں تھا۔

اسی وقت فوری طور پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا جس میں اِس المناک سانحہ پر گہرے رنج اور دُکھ کا اظہار کیا گیا۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق اُسی وقت اس کے جملہ ادارہ جات بند کر دیئے گئے۔ جو اگلے تین روز یعنی مورخہ ۳ر نومبر تک مسلسل بند رہے۔ اسی کے ساتھ محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی طرف سے عزت مآب صدر جمہوریہ ہند گیانی ذیل سنگھ اور شری راجیو گاندھی جنرل سیکرٹری آل انڈیا کانگریس آئی کی خدمت میں دو ایکسپرس ٹیلیگرام بھی ارسال کئے گئے۔ جن میں اس اندوہناک سانحہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اپنی محبوب وزیرِ اعظم محترمہ اندرا گاندھی کی بسُرعت شفایابی کی دُعا کی گئی۔

وقفہ وقفہ سے ملنے والی بعد کی تفصیلی اطلاعات کے مطابق آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کے آپریشن تھیٹر میں قریباً ایک درجن اعلیٰ ترین ڈاکٹروں، ماہرینِ سرجری اور ماہرینِ امراضِ قلب، پر مشتمل ٹیم نے مسلسل ایک گھنٹہ محترمہ اندرا گاندھی کا ہنگامی آپریشن کیا اور اُن کی زندگی کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر افسوس کہ ان کی تمام تر تدبیریں لاحاصل رہیں۔ اور انجام کار

دُنیا کی سب سے بڑی جمہوری مملکت ہندوستان کی مایۂ ناز وزیرِ اعظم محترمہ اندرا گاندھی مُلک کے ستر کروڑ عوام کو روتا بلکتا چھوڑ کر ہم سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جیسے ہی آل انڈیا ریڈیو کی شام چھ بجے کی نشریات سے سرکاری طور پر محترمہ اندرا گاندھی کی المناک وفات کی خبر نشر ہوئی، ماحول پر چھائے ہوئے فکر و اضطراب اور غم و آلام کے سائے اور بھی زیادہ مہیب اور گہرے ہو گئے۔ اس اندوہناک صورتِ حال کے پیشِ نظر اُسی روز رات کو صدر انجمن احمدیہ کا ایک اور ہنگامی اجلاس بُلایا گیا۔ اور باہمی مشورہ کے ساتھ محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی جانب سے جناب صدر جمہوریۂ ہند گیانی ذیل سنگھ اور مُلک کے نئے وزیرِ اعظم شری راجیو گاندھی کے نام دو دو ایکسپرس ٹیلیگرام تیار کر کے اُسی وقت ارسال کئے گئے۔ جن میں سے ایک میں تمام افراد جماعتِ احمدیہ بھارت کی طرف سے اِس عظیم قومی سانحہ پر گہرے رنج اور غم کا اظہار کرتے ہوئے محترمہ اندرا گاندھی کی رُوح کو دائمی تسکین عطا ہونے کے لئے دردِ دل سے دُعا کی گئی۔ جبکہ دُوسرے ٹیلیگرام میں شری راجیو گاندھی کے وزیرِ اعظم کا عہدہ سنبھالنے پر مُلک کو درپیش موجودہ بحرانی حالات میں افرادِ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا گیا۔ ہر دو برقی پیغامات کی نقول عزت مآب صدر جمہوریۂ ہند اور واجب الاحترام نئے وزیرِ اعظم ہند کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھی بھجوائی گئیں!

اگلے روز یعنی مورخہ ۱/۱۱/۸۴ کو تمام اہالیانِ قادیان کی جانب سے احاطہ میونسپل کمیٹی میں ایک جلسہ منعقد ہُوا جس میں مختلف سیاسی پارٹیوں اور مکاتیبِ فکر کی جانب سے شری ستیش کمار شرما۔ شری برج موہن جُلکا۔ سردار ہربنس سنگھ گھمن۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی۔ شری سرداری لال بھٹی۔ شری دیس راج منتری۔ پنڈت چمن لال۔ سردار مہندر سنگھ۔ حکیم سورن سنگھ۔ ڈاکٹر کیدار ناتھ اور شری رام پرکاش پربھاکر نے اِس المناک قومی سانحہ پر اپنے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔

مورخہ ۲/۱۱/۸۴ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ایک اور ہنگامی اجلاس منعقد ہُوا جس میں محترمہ اندرا گاندھی کے انتقالِ پُر ملال پر گہرے دُکھ اور رنج و غم کے اظہار اور بحیثیت وزیرِ اعظم ہند شری راجیو گاندھی سے ان کی عظیم مُلکی اور قومی ذمہ داریوں سے بطریقِ احسن عہدہ برآ ہونے کی نیک خواہشات پر مشتمل ایک اہم قرارداد پاس کی گئی جس کا مکمل متن بدر کے اسی ضمیمہ میں علیحدہ دیا جا رہا ہے۔

کم و بیش سترہ سال تک بھارت کے ستر کروڑ عوام کی سیاسی میدان میں بہترین اور کامیاب قیادت کرنے والی ہماری محبوب وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی کا شمار دنیا کے چند گنے چنے عظیم سیاست دانوں میں ہوتا تھا۔ آپ نے اپنے دورِ حکومت میں ہندوستانی عوام کو ایک مضبوط اور مستحکم لیڈر شپ دینے، وقتاً فوقتاً پیش آنے والے پیچیدہ مسائل کو خوش اسلوبی کے ساتھ حل کرکے ملک کو ہر شعبۂ زندگی میں نمایاں ترقیات سے ہمکنار کرنے اور اپنی بہترین سیاسی قیادت کے ذریعہ ہندوستان کو عالمی سطح پر ایک بلند اور باوقار مقام دلانے میں جو عظیم الشان کردار ادا کیا اُسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

آپ ایک جرأتمند، بیخوف اور آہنی عزم و ارادہ کی مالک عظیم قومی لیڈر تھیں۔ اس جہت سے آپ کی جُدائی یقیناً ایک عظیم اور ناقابلِ تلافی قومی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے۔

ادارہ بدر اس اندوہناک قومی سانحہ پر عزت مآب صدرِ جمہوریۂ ہند جناب گیانی ذیل سنگھ، قابلِ احترام وزیرِ اعظم ہند شری راجیو گاندھی اور تمام اہلِ وطن سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور بارگاہِ ربّ العزّت میں دست بدعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے اہلِ وطن کو اس عظیم قومی نقصان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ۔

قرار دادِ تعزیت

بر وفات وزیرِ اعظم ہند محترمہ اندرا گاندھی

منجانب صدر انجمن احمدیہ قادیان زیر ریزولیوشن نمبر ۲۹۳ ع،م ۲-۱۱-۸۴

رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کہ ہماری پردھان منتری مسز اندرا گاندھی جی کی وفات پر مندرجہ ذیل قرار داد بغرضِ منظوری دریکارڈ پیش ہے۔

افسوس کہ مسز اندرا گاندھی وزیرِ اعظم ۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کو ایک قاتلانہ حملہ کے نتیجہ میں اس دنیا سے سدھار گئیں۔

محترمہ نے بچپن میں رابندر ناتھ ٹیگور کے شانتی نکیتن میں اور پھر سوئٹزر لینڈ اور آکسفورڈ میں تعلیم پائی۔ آپ کو سیاسی تربیت بچپن سے لمبے عرصہ تک ہندوستان کے چوٹی کے لیڈروں سے پانے کا موقعہ ملا۔ یعنی مہاتما گاندھی جی، اپنے دادا پنڈت موتی لال نہرو۔ اور اپنے والد پنڈت جواہر لال نہرو سے۔ ایسا نادر موقعہ کسی اور کو بہت کم ملا۔ اس سے آپ کی بہترین صلاحیتوں کی پرورش ہوئی۔ اور اپنے والد کے وزارتِ عظمیٰ کے طویل زمانہ میں بیرونی ممالک کے لیڈروں کی آمد پر چونکہ آپ ہی اُن کی مہمان نوازی کا کام سرانجام دیتی تھیں۔ اس طرح پندرہ سولہ سال تک کے عرصہ میں آپ کے اُن سے ذاتی مراسم پیدا ہوئے۔ جو بعد میں مفید ثابت ہوئے۔

آپ بچپن سے ہی سیاست میں حصہ لینے لگی تھیں۔ ۱۹۵۹ء میں آپ آل انڈیا کانگریس کی پردھان اور جون ۱۹۶۴ء میں شاستری وزارت میں وزیر اطلاعات ونشریات اور لال بہادر شاستری وزیرِ اعظم کی وفات کے بعد سوائے تھوڑے سے عرصہ کے پندرہ سال تک وزیرِ اعظم کے عظیم منصب پر فائز رہیں۔ غیر جانبدار ایک سو چھ ممالک کی تنظیم کی چیئرمین آپ مقرر ہوئیں۔ آپ کی قابلیت کا لوہا غیر ممالک اور اندرونِ ملک میں مانا جاتا رہا ہے۔ آپ نے ملکی ترقی کے لئے بہت کچھ کیا۔ جو ہمیشہ یادگار رہے گا۔ آپ وسیع قابلیتوں کی مالک، وسیع النظر، دانشمند، انتھک محنتی، باحوصلہ اور اعلیٰ درجہ کی منتظم تھیں۔ آپ کے پایہ کا کوئی لیڈر ملکِ ہند میں نہیں۔ اور آپ کی وفات سے پیدا شدہ بھاری خلا اور ناقابلِ تلافی نقصان عرصۂ دراز تک محسوس ہوتا رہے گا۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ :-

(۱) یہ قرار داد منظور کی جاتی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان جماعتِ احمدیہ کے نمائندہ کے طور پر شریمتی اندرا گاندھی جی کے خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر دے۔ اور اُن کی وفات کی وجہ سے جو بھاری ذمہ داریاں آپ کے جانشین وزیرِ اعظم شری راجیو گاندھی اور دیگر لیڈروں پر آن پڑی ہیں اُن سے صحیح رنگ میں عہدہ برآ ہونے کی انہیں توفیق حاصل ہو۔

(۲) اس تعزیتی قرار داد کی نقول راشٹر پتی جناب گیانی ذیل سنگھ جی۔ جناب راجیو گاندھی وزیرِ اعظم۔ آل انڈیا ریڈیو اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

ختمِ نبوت کی حقیقت

جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مدیر ماہنامہ "حکمت قرآن" لاہور کے نام کھلا مکتوب

از مکرم سید امتیاز احمد شاہ صاحب لندن ——— (برطانیہ)

آپ کے ماہنامہ حکمت قرآن لاہور میں ایک مضمون "قرآن میں ختم نبوت کا مفہوم" نظر سے گزرا خدا کا شکر ہے کہ ان دنوں میں آخر ایک مضمون تو ایسا دکھائی دیا جسکا تعلق علم سے ہے اور جس میں عوام اور مولوی صاحبان کی سی دلآزار زبان استعمال نہیں کی گئی۔ جہاں تک اس علمی مضمون کا تعلق ہے۔ آپ کی تحقیق اور کاوش قابل داد ہے۔ میں لفظ ختم پر کچھ مزید لکھنے کی جرأت کرتا ہوں گا۔ گو قبول افتد لفظ ختم اپنی فصاحت اور بلاغت کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔ اس کی اہمیت اور فصاحت کا اندازہ آپ اس سے لگائیں کہ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں یہ لفظ اکثر مستعمل ہے۔ اور حقیقتاً تمام زبانوں میں اس کے معانی یکساں ہیں۔ اگرچہ علمائے حق نے دفتر کے دفتر تیار کر دیئے ہیں۔ مگر ہر ایک کا نظریہ منفرد رہا ہے۔ اور متاخرین نے آنکھیں بند کر کے متقدمین کی پیروی کی ہے۔ اور کسی نے بھی اجتہاد کی کوشش نہیں کی۔ اور اگر کسی نے کی بھی تو اسے کافر، زندیق، مرتد یا خارج از اسلام کہہ کر رد کر دیا گیا۔ جتنے بھی ایسے مصنف یا مؤلف یا علماء گزرے ہیں۔ انہوں نے صحیح رنگ میں تحقیق نہیں کی جو بھی معنی کئے گئے ہیں۔ اسی خیال سے کئے گئے ہیں کہ فلاں جماعت یا گروہ یا شخص اسکی زد میں آتا ہے یا نہیں۔

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی کے معانی کا جو حوالہ آپ نے دیا ہے۔ وہ معانی درست ہیں مگر اپنی خصوصیت کے لحاظ سے۔ ختم کے لغوی معنی بند ہونے کے ہیں بلکہ مہر کے ہیں۔ اب مہر بھی دو قسم کی ہے۔ ایک تو مہر ان معنوں میں آتی ہے جس کا آپ نے ذکر فرمایا ہے کہ کسی چیز کو بند کر کے مہر لگا دی تاکہ کوئی اور چیز اندر سے باہر یا باہر سے اندر نہ جا سکے۔ جیسے قرقی کے وقت کسی دکان یا سٹور وغیرہ کو seal کر دیتے ہیں۔ یا مہر لگا دیتے ہیں مگر یہ مہر بھی مستقل نہیں ہوتی اسے بھی ایک نہ ایک دن توڑ کر اندر کے حالات کا جائزہ لینا پڑتا ہے۔ ایسی مہر میں اجراء یا اتفاذ کا پہلو ہمیشہ نکلتا ہے۔ دوسرے اصطلاحی معنی مُہر کے تصدیق کے ہوتے ہیں جیسے کہ اگر آپ اپنے کمرے میں ایک خط پڑا دیکھیں تو کئی خیالات آپ کے ذہن میں آئینگے یہ خط کون لایا؟ یہاں کیسے پھینک گیا وغیرہ۔ لیکن اگر آپ اس پر ڈاکخانہ کی مُہر ثبت دیکھ لینگے۔ جو اس بات کی تصدیق کر رہی ہوگی کہ یہ خط ڈاک سے آیا ہے تو آپ کو کسی سوچ کی زحمت گوارہ کرنا نہیں پڑیگی۔ یہی معنی ختم کے ہیں اور جو حوالہ جات آپنے قرآن کریم میں سے دیئے ہیں ان تمام کے معانی اسی تصدیق کے ماتحت آتے ہیں نہ کہ مستقل طور پر بند ہونے کے معنوں میں۔

آپ کا حوالہ ہے۔ (۱) خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ۔ (بقرہ) خدا نے دلوں پر مہر لگا دی۔

(۲) وَخَتَمَ عَلٰی سَمْعِہٖ وَقَلْبِہٖ (جاثیہ) خدا نے ان کے کان اور دل پر مُہر لگا دی۔ جیسا آپ نے فرمایا ہے درست ہے کہ رسولؐ کی آواز کا اثر نہیں ہوتا تھا۔ اگر ختم کے وہ معنی لیں جو آپنے اوپر کئے ہیں تو ان کے ماتحت تو کان اور دل ایسے بند ہوئے کہ کوئی بھی آواز ان کے اندر نہیں جا سکتی۔ یعنی کہ وہ بہرے تھے۔ اسی مضمون کو قرآن کریم نے ایک دوسری جگہ یوں بیان کیا ہے کہ ان کے کان ہیں مگر وہ سنتے نہیں۔ آنکھیں ہیں مگر وہ دیکھتے نہیں۔ یعنی کہ روحانی باتیں سننے اور سمجھنے سے معذور ہیں اور کھلے کھلے نشانات دیکھتے ہوئے بھی سمجھ نہیں پاتے ورنہ ظاہری لحاظ سے وہ سنتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں۔

آپ کا حوالہ ہے۔ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاھِھِمْ۔ (یٰسین) یعنی کہ ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے (یعنی بند کر دیں گے کہ بول نہ سکیں گے) حالانکہ قرآن کریم سے صاف پتہ چلتا ہے کہ کفار اس وقت بول رہے ہوں گے۔ مثلاً "وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ" (سورہ الملک آیت ۱۱)

تو اس کے یہ معنی کرنا کہ وہ بول نہ سکیں گے درست معلوم نہیں ہوتا۔ البتہ یہ درست ہو سکتا ہے کہ ان کے چہرے بھی ان کے کافر ہونے کی تصدیق کر رہے ہوں گے۔ اور یہی معنی احسن ہیں۔ کیوں کہ قرآن کریم میں مومنوں اور کافروں کا چہروں سے پہچانے جانا ثابت ہے۔

آپ کا حوالہ ہے:۔ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ۔ (مطففین) اہل جنت پلائے جائیں گے وہ شراب جس پر مہر لگی ہوگی۔" آپ کے ان معنوں میں اور پہلے فرمودہ معنوں میں تضاد ہے۔ ایک طرف آپ ختم کے معنی یہ کرتے ہیں کہ بند ہونے کے بعد کوئی چیز اندر سے باہر یا باہر سے اندر نہیں جا سکیگی۔ اور اس جگہ آپ خود فرماتے ہیں کہ شراب بوتل سے باہر نکلے گی جسے مومن پیئیں گے۔ اگر اس پر مہر لگ چکی ہو تو شراب نکلے گی کیسے اور مومن پیئیں گے کیا؟ اس کے معنی یہی ہیں کہ وہ شراب جو اہل جنت پیئیں گے۔ اس بات کی تصدیق کر رہی ہوگی کہ وہ جنت کی شراب ہے اور جنتیوں کے لئے ہے

آپ کا حوالہ ہے:۔ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ۔ اسکی مہر مشک کی ہوگی ... مشک کی بو اس میں سے نکلیگی یہ ایک اور تضاد آپ کے ختم کے معنی میں ہے۔ اس کے بھی یہی معنی نکلتے ہیں کہ اس کی خوشبو اس بات کی تصدیق کرے گی کہ اس مشک کی خوشبو ہے جو جنتیوں کے لئے ہے۔ لفظ ختم فصیح اور بلیغ معانی کا حامل ہے۔ یہ لفظ جب بھی اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی اس انتہا تک پہنچنے کے ہیں کہ اس میں مزید کسی اضافے کی گنجائش نہ ہو۔ یا بالفاظ دیگر جو آغاز کے بعد انتہا تک پہنچ جائے۔ مگر اس میں اجراء یا اعادہ کا پہلو ہمیشہ نکلتا ہے۔ جیسے دن ختم ہوا۔ رات ختم ہوئی۔ چاندنی ختم ہوئی۔ اندھیرا ختم ہوا وغیرہ البتہ اگر اس ختم کی تخصیص کر دی جائے تو آپ کے تحریر کردہ معانی درست نکلتے ہیں چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

(۱) صدی ختم ہو گئی (دوسری صدی کا آغاز ہو گیا) چودھویں صدی ختم ہو گئی (چودھویں صدی اب کبھی نہیں آئے گی) صدی کی تخصیص

(۲) سال ختم ہو گیا (دوسرا سال شروع ہو گا) سنہ ۱۹۸۳ء کا سال ختم ہو گیا (سال کی تخصیص) یہ سال اب کبھی نہیں آئے گا۔

(۳) موسم سرما کے اختتام پر (دوسرا موسم سرما آئے گا) سنہ ۱۹۸۴ء کے موسم سرما کے اختتام پر (موسم کی تخصیص) ۱۹۸۴ء کا موسم سرما کبھی نہیں آئیگا۔

(۴) بچے نے قرآن ختم کر لیا۔ (۵) کام ختم ہو گیا۔ (۶) باتیں ختم کرو۔ (۷) ختم قرآن وغیرہ۔

ہم روزمرہ اکثر سنتے ہیں کہ اگر کوئی کسی صنعت میں کمال حاصل کر لے تو ہم کہتے ہیں یہ صنعت اس پر ختم ہے مثلاً نعت خوانی اس پر ختم ہے یا مصوری اس پر ختم ہے۔ یا کھانا پکانا اس پر ختم ہے وغیرہ مولانا روم اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں "اگر کوئی کسی صنعت میں کمال حاصل کر لے تو کیا تو یہ نہ کہیگا کہ یہ صنعت اس پر ختم ہے۔"

اس کے بعد آپ نے خاتِم اور خاتَم پر بحث کی ہے۔ خاتم کے معنی انگوٹھی کے بھی ہوتے ہیں۔ جیسے خاتم سلیمان اسی طرح حضرت رسول مقبولؐ نے بھی ایک انگوٹھی بنوائی تھی۔ جب حضور کوئی خط لکھواتے تو انگوٹھی کا نشان اس پر ثبت فرما دیتے جو اس بات کی تصدیق کرتا کہ یہ خط محمدؐ کی طرف سے ہے جو خدا کا رسول ہے۔ دوسرے اصطلاحی معنی خاتم کے انتہائی کمال تک پہنچانے والے کے ہیں۔ اردو کے ایک مشہور شاعر شیخ ابراہیم ذوقؔ کو خاتم الشعراء کہتے ہیں۔ اس کے یہ معنی تو نہیں ہو سکتے کہ ذوقؔ کے بعد کوئی شاعر نہیں ہوا نہ ہوگا۔ اسی طرح حضرت رسول مقبولؐ کا فرمان کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور علیؓ خاتم الاولیاء۔ اگر حضور کے بعد کوئی نبی نہیں تو حضرت علیؓ کے بعد کوئی ولی نہیں ہونا چاہیئے بر عکس اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ امت محمدیہ میں اتنے اولیاء پیدا ہوئے ہیں کہ جس کی نظیر کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ البتہ اگر ختم نبوت کی تخصیص کر دیں کہ حضورؐ اپنے کمالات اور تقرب الٰہی اور فضیلت کے لحاظ سے اس درجہ پر ہیں جہاں تک کسی کی آج تک رسائی ہوئی ہے اور نہ ہو گی۔ تو یہ ایسی اعلیٰ پایہ کی نبوت کا در ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔ اور کسی اجراء کا امکان نہیں ورنہ ختم نبوت سے محض یہ معنی لینا کہ خدا اب کسی کو نبی مبعوث نہیں کرے گا لفظ ختم کے منافی ہے۔ اس طرح امت محمدیہ ایک بہت بڑی

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

قادیان میں لجنہ اماء اللہ کا ساتواں اور ناصرات الاحمدیہ کا سترھواں سالانہ اجتماع

رپورٹ مرتبہ:۔ شعبہ رپورٹنگ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ قادیان

الحمد للہ کہ امسال بھی لجنہ اماء اللہ قادیان نے اپنا ساتواں اور ناصرات الاحمدیہ قادیان نے اپنا ۱۷ واں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۱ر ۲۲ر اور ۲۳ر اکتوبر کی تاریخوں میں منعقد کیا

پہلا دن ۔ پہلا اجلاس

مورخہ ۲۱ر اکتوبر

ٹھیک ۹ بجے صبح پہلے دن کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے صدارت فرمائی ۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ کی قیادت میں لجنہ اماء اللہ کا عہدنامہ دہرایا گیا۔ ازاں بعد محترمہ صدر صاحبہ نے اجتماع کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کروائی ۔ بعدہ عزیزہ مبارکہ شاہین نے نظم پڑھی۔ پھر محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے محترمہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بہنوں سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے لجنہ قادیان کا ساتواں سالانہ اجتماع منعقد ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے بہنوں کو ان ایام میں ذکر الٰہی اور تسبیح و تحمید کی طرف توجہ دلائی۔ نظام خلافت سے وابستہ رہنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ خلافت سے محبت کریں۔ اس کی اہمیت اور قدر کو پہچانیں۔ اور دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں ۔ خصوصاً پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو ہمیشہ اپنی پناہ اور حفاظت میں رکھے اور حضور کو تمام مقاصد عالیہ میں کامیاب کرے۔ آمین۔

آپ کے خطاب کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے درس قرآن کے تحت سورۃ لقمان کی چند آیات تلاوت کیں اور ترجمہ و تفسیر سنا کر زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے چند گر بہت عمدہ پیرایہ میں بیان فرمائے۔ درس کے بعد عزیزہ راشدہ رحمٰن۔ عزیزہ سعیدہ بیگم۔ عزیزہ سعیدہ پروین۔ عزیزہ قانتہ صدیقہ اور عزیزہ امۃ الوحید نے لجنہ کا ترانہ پڑھا ترانہ کے بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ قادیان کی سالانہ رپورٹ ۸۳-۱۹۸۲ء پڑھ کر سنائی ۔ بعدہ محترمہ بشریٰ صادقہ نے بعنوان "سیرۃ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا" تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلام کے ظہور سے قبل کی حالت کا ذکر کیا اور بتایا کہ آنحضرت صلعم سے رشتہ کے بعد آپ نے کس طرح حضور کا ساتھ دیا۔ پھر محترمہ نے آپؓ کی زندگی کے چند واقعات ایمانی جرأت اطاعت، فراخدلی، بردباری، نیکی، دردمندی کے تعلق سے سنائے۔ اس تقریر کے بعد حفظ قرآن کریم اور معیار دوئم کے تقریری مقابلے منعقد ہوئے جن میں علی الترتیب ۲۵ اور ۸ ممبرات نے حصہ لیا

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر اور دوپہر کے کھانے کے بعد

دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ٹھیک $2\frac{1}{2}$ بجے ہوا۔ اجلاس کی صدارت محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر نے کی۔ محترمہ بشریٰ صادقہ کی تلاوت کے بعد عزیزہ راشدہ رحمٰن نے نظم پڑھی ازاں بعد مقابلہ جات حسن قرأت، نظم خوانی اور تقاریر معیار اول ہوئے جن میں علی الترتیب ۱۱۔ ۲۲ اور ۹ ممبرات شریک ہوئیں بعدہ مکرم حکیم محمد دین صاحب نے "تربیتی امور" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے تقریر میں قرآن کریم کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تربیت کے بھی اصول بیان فرمائے ہیں۔ حدیث شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر بچہ صحیح فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے لیکن والدین اور دیگر لوگ اپنے سلوک سے بچہ کو خراب بنا دیتے ہیں۔ اگر والدین صحیح تربیت کریں اور ساتھ ہی بچہ کے لئے دعا بھی کریں اور زیادہ زور دعاؤں پر ہی دیں تو بچہ نیک اور عمدہ اخلاق کا مالک ہی ہوگا۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس بھی سنایا۔

اس کے بعد دینی معلومات کا ٹیسٹ پرچہ جلسہ گاہ میں ہی لیا گیا بعدہٗ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے "ذکر حبیب" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی روایات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے متعلق سنائیں جو کہ لڑائی جھگڑے سے آپ کا پرہیز، غیبت سے پرہیز، بچوں سے نرمی اور محبت کے سلوک وغیرہ سے متعلق تھیں۔

شبینہ اجلاس

ٹھیک $7\frac{1}{2}$ بجے شبینہ اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترمہ خورشید بیگم صاحبہ کی صدارت میں ہوا۔ عزیزہ رفعت سلطانہ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور عزیزہ جمیلہ بیگم نے نظم پڑھی ۔ بعدہ فی البدیہہ تقاریر اور بیت بازی کے مقابلے ہوئے جن میں علی الترتیب ۱۴ اور ۱۷ ممبرات نے حصہ لیا ۔ مقابلہ بیت بازی میں کل ۱۲۹ اشعار پڑھے گئے اور ۱۰ لڑکیاں باقی تھیں۔ وقت کے لحاظ سے فیصلہ کر کے ان کو اول پوزیشن کا حقدار قرار دیا گیا۔

دوسرا دن ۔ پہلا اجلاس

مورخہ ۲۲ر اکتوبر کا دن ناصرات الاحمدیہ کے پروگرام کے لئے تھا ٹھیک ۹ بجے اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی صدارت میں ہوا۔ عزیزہ امۃ القدوس نے تلاوت قرآن کریم کی بعدہ ناصرات الاحمدیہ کا عہدنامہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ سیکریٹری ناصرات کی قیادت میں دہرایا گیا۔ عزیزہ طیبہ ناہید نے نظم پڑھی اور محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعدہ محترمہ صدر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدی بچیوں پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس تنظیم یعنی ناصرات الاحمدیہ کو قائم کر کے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ یہ کوئی معمولی تنظیم نہیں آپ کی بارک بین نظروں نے یہ تصور کر لیا تھا کہ آگے جماعت کس طرح ترقی کرے گی اور اس وقت کے لئے اگر ابھی سے بچیوں کی تربیت نہ کی گئی تو وہ جماعت کے لئے مفید وجود ثابت نہیں ہونگی۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کے پیغام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس پیغام کا ایک ایک لفظ آپ کے دل پر نقش ہونا چاہیئے۔ آپ حقیقی ناصرات کہلانے کی حقدار اسی وقت ہو سکتی ہیں جب حقیقی رنگ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتی ہوں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ سے سچا پیار اور خلفاء کی اطاعت کرتی ہوں۔ اور خلیفۂ وقت کی طرف سے جو بھی آواز اٹھتی ہو اس پر بغیر کسی کے کہے ہوئے خود اپنے دل کی آواز سے آگے بڑھیں۔ آپ کی عمر کا یہ زمانہ ٹریننگ کا زمانہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ ۷ سال سے بچہ کو نماز پڑھائی جائے آپ یہ عہد کر لیں کہ آج کے بعد کبھی نماز میں ناغہ نہیں کرینگی ۔ نماز وقت پر اور پابندی سے پڑھیں گی۔ سچ بولینگی اور احمدیت کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہینگی۔ عہدنامہ کے الفاظ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے محترمہ موصوفہ نے فرمایا کہ عہدنامہ کے الفاظ پر غور کریں اور دیکھیں کہ کیا آپ اس عہدنامہ کی اہل ہیں ؟ قرآن کریم سیکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جس طرح دوسرے مضامین کو شش کر کے صحیح پڑھنا چاہتی ہیں اسی طرح قرآن کریم کو بھی صحیح پڑھنے کی کوشش کریں۔

خطاب کے بعد محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نے سالانہ رپورٹ ناصرات الاحمدیہ ۸۳-۱۹۸۲ء پڑھ کر سنائی۔ بعدہ معیار اول کی ۵ لڑکیوں عزیزہ راشدہ پروین۔ عزیزہ خدیجہ بیگم۔ عزیزہ بشریٰ بدر عزیزہ زرینہ بیگم عزیزہ روبینہ شاہین اور عزیزہ امۃ الرؤف بشریٰ نے ترانہ پڑھا۔ جس کے بعد حفظ قرآن معیار دوئم، نظم خوانی معیار اول اور حسن قرأت معیار دوئم کے مقابلے ہوئے جن میں علی الترتیب ۱۴۔ ۲۶ اور ۱۴ ناصرات نے حصہ لیا اور صدارت کے فرائض محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے انجام دیئے۔

دوسرا اجلاس

ٹھیک ۲ بجے دوسرے اجلاس کی کاروائی

محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ عزیزہ مبارکہ بیگم نے تلاوت قرآن کریم کی اور عزیزہ طیبہ صدیقہ نے نظم پڑھی۔ اس اجلاس میں حسن قرأت معیار اول اور تقاریر معیار دوئم کے مقابلے ہوئے جن میں علی الترتیب ۱۹ اور ۲۶ بچیاں شریک ہوئیں اس دوران بعدہ معیار دوئم کی ۵ لڑکیوں عزیزہ امۃ الحکیم طیبہ صدیقہ۔ یاسمین اختر، خالدہ عفت اور امۃ الصبور نے ترانہ پڑھا۔ اور محترمہ عقیلہ عفت صاحبہ نے تربیت

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

آرڈیننس کی غرض ذاتی مقاصد کا تحفظ تھا

از مکرم سید عبدالعزیز صاحب نیو جرسی (امریکہ)

حکومت پاکستان نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ پاکستان کے احمدیوں پر یہ پابندی لگائی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلم نہیں کہہ سکتے۔ اذان نہیں دے سکتے اور مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔

ایسا کیوں کیا گیا ہے۔ کیا قرآن اس کی اجازت دیتا ہے؟ یہ پابندیاں اس لئے لگائی گئی ہیں تاکہ مفاد پرستوں کو خوش کیا جائے اور سادہ لوح افراد کی حمایت اور خوشنودی حاصل کی جائے۔ آرڈیننس جاری کرنے کی غرض دوسروں کی حمایت حاصل کرنا تھا۔ خواہ اس کے نتیجہ میں احمدیوں کا خون ہو۔ اُن کی جائداد تلف ہو۔ اور ان کو ایذا دی جائے۔

حکومت پاکستان کا آرڈیننس قرآنی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ آرڈیننس جاری کرنے والے اس بات سے خوب واقف ہیں۔ کہ اس سے خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے پھر ایسا کیوں کیا گیا۔ اس کا جواب یہی ہے کہ اس سے افراد کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔ اور تحفظ اقتدار مدّ نظر تھا۔

اگر کوئی جاہل اور متعصّب مولوی یہ خیال کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کر کے اور احمدیوں کو امور معروفہ سے منع کر کے اُنہیں عزت حاصل ہو سکتی ہے تو وہ سخت غلطی خوردہ ہے۔ اور اگر کوئی شاطر یہ خیال کرتا ہے کہ قرآن کے امور معروفہ کو امور منکرہ میں بدل کر کامیاب ہو سکتا ہے یا اس طرح سے احمدیت کو مٹایا جا سکتا ہے تو وہ بہت بڑا جاہل ہے۔ آزمودہ را آزمودن جہل است۔

مسلم کہلانا۔ اذان دینا۔ مسجد بنانا مسجد میں عبادت کرنا۔ مسجد کو مسجد کہنا امور معروفہ میں شامل ہے۔ احمدیوں کو امور معروفہ سے منع کرنا کہاں کا اسلام ہے۔

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ

یعنی خدا نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ بعض لوگ فخر سے کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ نے ان کا نام رکھا ہے وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جن کا نام خدا تعالیٰ نے مسلمان رکھا ہے یعنی ہر مسلمان کہلانے والے کا نام اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ اس میں یہ حکمت اور اشارہ ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے تو اُسے غیر مسلم کہنا جائز نہیں کیونکہ یہ نام خدا نے اُسے دے رکھا ہے۔

ہر نبی کو ماننے والا مسلمان ہوتا ہے حواریوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں۔

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (آل عمران آیت نمبر ۵۳) مسلمانوں کو حکم ہے کہ کہو بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ یہ کہ ہم مسلمان ہیں۔ (آل عمران آیت ۶۵) جو شخص یہ کہتا ہے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ وہ شخص اپنے آپ کو خدا تعالیٰ سے بڑا سمجھتا ہے۔ خدا تعالیٰ اور رسول اکرمؐ نے کبھی کسی شخص کو جو اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے غیر مسلم نہیں کہا۔

ایک واقعہ

ایک دفعہ رسول اکرمؐ نے اُسامہ بن زید کو ایک فوج کا افسر بنا کر بھیجا کفار میں سے ایک شخص پر حضرت اسامہؓ نے حملہ کیا۔ تو اُس شخص نے کلمہ شہادت پڑھ دیا۔ حضرت اسامہؓ نے اُسے قتل کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ نے اسامہؓ سے دریافت کیا کہ کیوں ایسا کیا گیا اسامہؓ نے جواب دیا کہ اُس شخص نے ڈر سے اسلام کا اظہار کیا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا تجھے کیسے معلوم کہ اُس نے ڈر سے یا دل سے اسلام کو قبول کیا

اس واقعہ سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ اوّل کہ ہر شخص جو کلمہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے، دوسرے جب کوئی اپنے آپ کو مسلمان کہے تو اُسے مسلمان سمجھنا ضروری ہے۔

مسلم کی تعریف

کسی کو غیر مسلم کہنے سے پہلے مسلم کی تعریف کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی کو یہ معلوم نہیں کہ مسلم کس کو کہتے ہیں تو غیر مسلم کسی کو کہنے کیا معنی رکھتا ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ مولوی صاحبان احمدیوں کو غیر مسلم کہتے ہیں۔ لیکن مسلم کی تعریف کرنے سے عاری ہیں۔

اے مولوی صاحبان کیا قرآن اور حدیث میں کہیں مسلم کی تعریف موجود نہیں پہلے علماء نے تو مسلم کی تعریف کی ہے وہ اگر تم کو منظور نہیں تو خود قرآن اور حدیث سے مسلم کی تعریف پیش کرو۔ احمدیت کی وجہ سے اسلام کی تعریف میں تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسلام چودہ سو سال سے موجود ہے۔ اور اُس وقت سے اس کی تعریف بھی۔ اے علماء تمہیں احمدیت کی مخالفت میں وہ تعریف قبول نہیں۔ خدا تعالیٰ نے تمہاری جہالت کو تمہاری تکبّر اور استہزا کی وجہ سے دنیا پر ظاہر کر دیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کو ظاہر کرتا چلا جائے گا۔ حتیٰ کہ تم اس سے باز آ جاؤ۔ اے علماء تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اسلام کے دعویدار ہو۔ خود مسلم ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔ لیکن یہ نہیں بتا سکتے کہ خدا اور اس کے رسولؐ نے کس کو مسلم کہا ہے۔

ماہنامہ "اولی الامر" بابت ماہ مئی ۱۹۷۲ء اور میں حکیم محمد اسحاق الصدیقی (وزیر آباد پاکستان) مسلم کی تعریف کے بارہ میں رقمطراز ہیں۔

"تعریف ایک ایسا قضیہ ہے جو جس کے لئے بیان کیا جاتا ہے۔ بجز اس کے اور کسی پر صادق نہیں آتا۔ مدعیان دین اسلام کے قائدین کی بیان کردہ تعریف جو احمدیوں پر صادق نہ آئی تو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی سفارش کی جائے گی۔ اور جو اُن "ہر مسلم" کی تعریف صادق آئی تو اس شور و غوغا کو محض شورہ سری سے متعلق ہونا قرار دیا جائے گا۔ تحقیقاتی عدالت (منیر انکوائری) نے اپنا کام شروع کیا مدعیان دین اسلام کے مقتدر قائدین سے ملاقات ہونی جاری ہوئی۔ جب کوئی قائد آیا تحقیقاتی عدالت نے اُسے عزت اور احترام سے کرسی پر بٹھایا اور پھر نہایت ادب و لطف سے عرض کیا کہ

ازراہ کرم "مسلم" کی تعریف فرمایئے

ایک دوسرے سے مختلف

اور وہ صاحب نہایت پُر وقار اور خصوصی اعتناء کے ساتھ مسلم کی تعریف فرماتے۔ اس طرح ۱۲ مقتدر قائدین نے "مسلم" کی تعریفیں بیان فرمائیں اور وہ تمام ایک دوسرے سے مختلف ہوئیں کہ ان مختلف تعریفوں کے پیش نظر تحقیقاتی عدالت کو یہ کہنا پڑا کہ "ان قائدین کی تعریفوں سے پیش نظر اگر کسی ایک قائد کی تعریف کو صحیح قرار دیا جائے تو اس کے سوا تمام دیگر گروہوں کو "غیر مسلم" قرار دینا پڑتا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ تمام علماء اپنے سے علاوہ دوسرے فرقوں کو کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔

اپنے مقصد کا تحفظ

مذکورہ رسالہ اولی الامر میں حکیم محمد اسحاق الصدیقی مزید تحریر فرماتے ہیں۔

"اگرچہ وہ (یعنی علماء) مسلم کی تعریف کرنے میں عہدہ برآ نہ ہوئے۔ مگر ان کی اس تعریف میں ان کے اپنے مقصد کے تحفظ کا التزام ضرور ہوا۔"

اسی طرح سے چیف جسٹس محمد منیر اپنی کتاب "جناح سے ضیاء تک" میں لکھتے ہیں کہ بھٹو نے اپنے مقصد کے تحفظ کے لئے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر عوام میں ہر دلعزیز ہو جائے گا اور اسی طرح سے ایک طویل عرصہ تک حکمرانی کر سکے گا۔

اے بسا کہ آرزو خاک شد۔

آرڈیننس کا مقصد

حکومت پاکستان کے آرڈیننس کا وہی مقصد ہے جو اوپر رسالہ اولی الامر اور جسٹس منیر نے بیان کیا ہے۔ پاکستان کے وہ لوگ جو علم و فراست رکھتے ہیں وہ فوراً سمجھ گئے کہ اس آرڈیننس کا کیا مقصد ہے۔ بعض نے جرأت سے کام لیکر علی الاعلان کہا کہ اس آرڈیننس کو جاری کرنے کا حکومت کو حق نہیں تھا۔ اور عملاً یہ ہوا کہ پاکستان کی اکثریت نے آرڈیننس سے عدم توجہ کا سلوک کیا۔ اور آرڈیننس کے جاری کرنے کے مقصد کو سمجھ گئے حکومت نے جب اپنے مقصد کو پورا ہوتے نہ دیکھا تو پاکستان ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر احمدیت کے خلاف تقاریر کہنی شروع کیں۔ جو اس بات کا ثبوت تھا

کہ یہ ساری کارروائی حکومت کی طرف سے کسی خاص مقصد کے لئے کی جا رہی ہے۔ حکومت نے اسی پر قناعت نہ کی بلکہ ایک رسالہ حکومت کے خرچ پر شائع کر کے تقسیم کیا۔ یہ رسالہ ختم نبوت کے متعلق تھا۔ حکومت کے لئے ایسا کرنا اخلاقاً اور قانوناً جائز نہ تھا۔ چونکہ حکومت اپنے آپ کو اسلامی حکومت کہتی ہے۔ لہٰذا ہر وہ کام جس کو وہ جائز سمجھتی ہے وہ اسلامی ہے۔ حتیٰ کہ اذان کا بند کرنا بھی اسلامی فعل ہے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ اذان میں توحید الٰہی اور رسالت آنحضرت صلعم کا اقرار اور اعلان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ قل ھو اللہ احد یعنی اعلان کر دو کہ اللہ ایک ہے اذان میں اسی حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ اب احمدیت کی مخالفت میں اور احمدی علم کلام کے مقابلے میں عاجز آجانے سے اس بات پر زور ہے کہ توحید الٰہی اور رسالت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی چھوڑ دو۔ مولوی صاحبان اور آرڈیننس جاری کرنے والوں سے انکے علاوہ اور کس چیز کی امید ہو سکتی ہے۔

"اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی"

آرڈیننس میں ایک حکم یہ ہے کہ احمدی اپنی مسجد کو مسجد نہ کہیں کیونکہ اس سے مسلمانوں کی دلآزاری ہوتی ہے۔ معلوم نہیں کہ اس بات کو آگے کیوں نہیں بڑھایا۔ اور یوں کہتے۔ اللہ کو اللہ نہ کہو رسول کو رسول نہ کہو۔ قرآن کو قرآن نہ کہو۔ فرشتہ کو فرشتہ نہ کہو شیطان کو شیطان نہ کہو خنزیر کو خنزیر نہ کہو شراب کو شراب نہ کہو۔ ظالم کو ظالم نہ کہو

مساجد اللہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسجدوں کو مساجد اللہ کہہ کر یہ مسلمانوں کو سمجھایا ہے چونکہ مسجدیں اللہ کی ہیں۔ انہیں اپنی ملکیت بنا کر مسجدوں کے بارے میں دخل اندازی نہ کرنا۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے خدا کے فرمان کی حکمت جو مساجد اللہ کے الفاظ میں ہے نہ سمجھی اور وہ زمانہ آگیا جس کے بارے میں رسول اکرم صلعم نے فرمایا۔

مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ۔

کہ اس زمانہ میں مسجدیں تو ہوں گی لیکن وہ ہدایت کا ذریعہ نہ ہوں گی۔ کیونکہ اس زمانہ میں وہ مساجد اللہ نہ ہوں گی۔ بلکہ مساجد العلماء و مساجد الحکومۃ ہوں گی۔ مسجدوں کو علماء اور حکومت اپنے مقاصد کے تحفظ کے لئے استعمال کریں گے

مساجدھم اور مساجد اللہ میں فرق نوٹ فرمائیں آرڈیننس جاری کرنے والوں نے یہ بات ظاہر کر دی ہے کہ ان کی مسجدیں اللہ کی مسجدیں نہیں ہیں۔

پہلے زمانہ میں آرڈیننس

انبیاء کی جماعتوں کے خلاف ماضی میں ہمیشہ کسی نہ کسی رنگ میں آرڈیننس جاری ہوئے ایک آرڈیننس موسوی شریعت کے احکام کے خلاف ANTIOCHUS IV (۱۷۶-۱۶۴ قبل مسیح) نے جاری کیا تھا یہ حاکم یروشلم اور اس کے شمالی علاقہ شام تک قابض تھا۔ اس نے آرڈیننس یہ جاری کیا تھا کہ جو ختنہ کرائے گا اس کی سزا موت ہوگی۔ جو مردہ جانور نہیں کھائے گا اس کو بھی سزا دی جائے گی وغیرہ وغیرہ۔

فرق

حکومت پاکستان اور آنٹاٹوکس کے آرڈیننس میں یہ فرق ہے کہ آنٹاٹوکس نے خود ختنہ نہ کرایا اور مردہ جانور کھا لیتا تھا۔ لیکن حکومت پاکستان اور اس کا حاکم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن احمدیوں کو مسلمان کہنے کی اجازت نہیں دیتے۔ آپ اذان کہتے ہیں اور احمدیوں کو اذان دینے کی اجازت نہیں وہ مسجد کو مسجد کہتے ہیں لیکن احمدیوں کو اپنی مساجد کو مسجد کہنے کی اجازت نہیں آج سے تقریباً دو ہزار سال قبل ایک غیر مسلم حاکم نے جو آرڈیننس جاری کیا وہ خود اس پر عمل کرتا تھا۔ اگرچہ وہ آرڈیننس ظالمانہ تھا اور مذہب میں دخل اندازی تھی حکومت پاکستان کے آرڈیننس میں اتنا بھی انصاف نہیں جتنا کہ دو ہزار سال قبل آرڈیننس مذہب کے خلاف جاری کیا گیا تھا۔ جتنے بھی زمانہ گزشتہ میں مذہب کے خلاف آرڈیننس جاری ہوئے آرڈیننس جاری کرنے والے خود بھی آرڈیننس پر عمل کرتے۔

لیکن پاکستان کے آرڈیننس جاری کرنے والے اپنے آرڈیننس پر عمل نہیں کرتے صرف احمدیوں کو اس پر عمل کرواتے ہیں۔ لہٰذا پاکستان کا آرڈیننس غیر منصفانہ ہے اور ظالمانہ ہے۔ یہی نہیں بلکہ اللہ کے حکم یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر کے صریحاً خلاف ہے۔ کیونکہ اذان دینا مسجد کو مسجد کہنا اور مسلم کہلانا امور منکرہ میں تو شامل نہیں ہیں۔ لہٰذا آرڈیننس کے ذریعہ ان سے روکنا اور منع کرنا خدا کے حکم کی نافرمانی ہے۔ لیکن جیسے کہ لوگوں نے مدنظر آرڈیننس کے جاری کرنے میں ذاتی مقاصد کا تحفظ ہر وہ خدا، رسول اور اسلام کے نام پر کرتے ہیں جو کہ مذموم عمل ہے۔ اور آخر اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کا بہت مہنگا ثابت ہوتا ہے۔

اعلانات نکاح

(۱) عزیزم مکرم محمد عبد الکریم صاحب ولد مکرم محمد عبد الرؤف صاحب کے نکاح کا عزیزہ فرزانہ بیگم سلمہا بنت مکرم محمد شرف الدین صاحب کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر کے عوض ۲۸/۹/۸۴ کو مسجد مبارک قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اعلان فرمایا۔ اس خوشی میں فریقین نے بیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں فجزاہم اللہ خیراً۔ بزرگان و احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار حمید الدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ حیدرآباد)

(۲) مورخہ ۱۶/۹/۸۴ کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے بمقام انیٹہ مکرم محمد فاروق صاحب اور محمد ایوب صاحب انیٹہ مکرم یوسف علی صاحب آف چھتاولی ضلع مظفر نگر (یوپی) کے نکاح ہمراہ مسماۃ ناصرہ بیگم اور سارہ بیگم سلمہا بنات مکرم جمشید خان صاحب مرحوم مقیم انیٹہ ضلع مظفر نگر (یوپی) کے ساتھ مبلغ تین تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھے۔ محترمہ بیوہ مکرم جمشید خان صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ تیس روپے بطور شکرانہ مختلف مدات میں ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ ان رشتہ جات کو جانبین کے لئے مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین

(انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

(۳) مورخہ ۱۰/۹/۸۴ کو بعد نماز عصر بمقام جلیلی گوڑہ سکندرآباد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ اندھرا پردیش نے مکرم محمد نصیر احمد صاحب ابن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب آف میدک (آندھرا) کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ امۃ النجیب نازنین بنت مکرم حمید اللہ صاحب کرم علی آف سکندرآباد مبلغ تین ہزار ایک سو ایک روپیہ حق مہر پر کیا۔ اسی روز بعد نماز مغرب تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم غلام مصطفیٰ صاحب نے مبلغ پچیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے آمین۔

(خاکسار صغیر احمد طاہر خادم سلسلہ)

ولادتیں

(۱) مکرم نذیر احمد صاحب عطار ساکن کالیکٹ کیرالہ کو خدا تعالیٰ نے ۲۷/۹/۸۴ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچہ کی پیدائش سے تین ماہ قبل ہی بچہ کا نام "محمد راشد احمد" تجویز فرما دیا تھا۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کا سچا خادم بنائے آمین۔

(خاکسار برہان احمد ظفر مبلغ سلسلہ پورٹ بلیئر)

(۲) خاکسار کے لڑکے عزیز سید پرویز افضل سلمہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توام بیٹیوں سے نوازا ہے۔ ولادت چونکہ وقت سے پہلے ہوئی ہے اس لئے بچیوں کی حالت نازک ہے۔ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں نومولودین کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، اور نیک صالح و خادم دین ہونے نیز عزیز پرویز کی M.B.A کے داخلہ کے لئے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ڈاکٹر سید حمید الدین احمد جمشید پور)

(۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم مکرم عبد المجید صاحب ٹاک ایڈووکیٹ باری پورہ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت، درازی عمر اور نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبد الحکیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور)

ظلم اور ناانصافی کی اندوہناک داستان

از مکرم بشیر احمد صاحب کنری سے سندھ (پاکستان)

مکرمی محترمی ایڈیٹر صاحب

"خاکسار کا نام بشیر احمد ولد مولا بخش صاحب مرحوم پیدائشی احمدی۔ ۱۹۴۲ء میں پیدا ہوا۔ ۱۹۷۳ء سے کنری سندھ میں سکونت اختیار کی اور ٹیلر ماسٹر کا کام کرتا ہے۔ ایک سال کی عمر میں ٹائیفائڈ کے بخار کے نتیجہ میں میری ٹانگیں معذور ہو گئیں اس وجہ سے زیادہ تر کام اپنے بازوؤں سے ہی لینا پڑتا ہے۔ نقل و حرکت کے لئے عام طور پر تین پہیوں والی سائیکل گاڑی استعمال کرتا ہوں جسے دائیں ہاتھ کے ساتھ ہینڈل گھمانے سے چلاتا ہوں۔

شادی شدہ ہوں میرے گھر میں بیوی اور چھ بچے ہیں جن میں سے دو لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں میری بیوی اپنے خاندان میں اکیلی احمدی ہے۔

۱۲ مئی ۱۹۸۴ء کو خاکسار اپنے ایک ہندو دوست جانی نامی جو ٹیلر ماسٹر ہیں کی دکان پر صبح آٹھ بجے ایک قمیص کے گلے پر ڈیزائن بنوانے کے لئے گیا۔ جب میں اس کی دکان پر پہنچا تو اسے بہت اداس اور مایوس پایا۔ وہ اپنی دکان کو بیچ کر کراچی جانا چاہتا تھا۔ میں نے اسے تسلی دی اور اپنے بھگوان سے دعا کی تلقین کی اور بتایا کہ دعا سے مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ چند اشعار بھی اس کو سنائے

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تجھ کو خبر ہونے تک

اسے سمجھایا کہ جو مشکل انسان حل نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ جو ہر کروٹ ہمارے پاس ہے ہماری مدد فرماتا ہے۔

اس کی دلجوئی کے لئے میں نے اسے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم

یوں اندھیری رات میں اے چاند تو چمکا نہ کر
حشر اک سیمیں بدن کی یاد میں برپا نہ کر

پڑھ کر سنائی

نیز اپنی نظم:-

ہم ہی دنیا کے خو گر ہم تو دعا کریں گے
کوئی کرے جو چاہے ہم بس دعا کریں گے
تھا انتظار جس کا مہدی وہ آ چکے ہیں
کہتے ہیں ہم یہ ہر جا اور برملا کریں گے
اترا ہے آسماں سے پھر زندگی کا پانی
شاداب جس سے دیں کے گلشن ہوا کریں گے
بشیر حال اپنا کہہ تو فقط خدا سے
اپنا جہاں بھلا کیا تیری دوا کریں گے

جانی ٹیلر ماسٹر کی دکان امیر صاحب جماعت احمدیہ کنری مرزا محمد رفیع صاحب کے مکان کے سامنے واقع ہے۔ کچھ عرصہ سے ایک شخص جو حافظ قرآن کہلاتا ہے اور جس کا تعلق انجمن ختم نبوت کنری سے ہے کام سیکھنے کے بہانے جانی ٹیلر ماسٹر کی دکان میں آنے لگا۔ جس دن میں اس دکان پر گیا صرف ٹیلر ماسٹر جانی اکیلا وہاں تھا۔ جب میں مندرجہ بالا اشعار سنا رہا تھا تو وہ حافظ بھی دکان پر آ گیا اور ایک اور ٹیلر ماسٹر کا شاگرد بھی آ پہنچا۔ ہم نے اپنا اپنا کام شروع کر دیا۔ اسی دوران ایک شخص مالک نامی جو انجمن تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے حافظ کو بلانے آیا۔ اس میں اور حافظ میں اشاروں میں کچھ باتیں ہوئیں۔ اور وہ چلا گیا۔ مگر تھوڑی دیر بعد مسجد کے دو لڑکوں کو ساتھ لے کر پھر آ پہنچا ان کی آمد پر حافظ نے بلاوجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دینی شروع کیں۔ میں نے درود شریف کا ورد شروع کر دیا اور گالیوں کی وجہ پوچھی۔ حافظ نے اپنے ساتھیوں سے کہا اس کا نام نوٹ کرو یہ ہندو ٹیلر ماسٹر کو تبلیغ کر رہا تھا۔ جانی نے کہا اس نے مجھے کوئی تبلیغ نہیں کی خواہ مخواہ فساد نہ کرو اس نے سب کو دکان سے نکل جانے کو کہا اور خود بھی دکان سے باہر آ گیا تاکہ دکان میں فساد نہ ہو۔ میں بھی وہاں سے سائیکل گاڑی میں بیٹھ کر گھر آ گیا اور پھر آدھ گھنٹہ بعد اپنی دکان پر پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پولیس کے دو سپاہی آئے اور مجھے تھانہ لے گئے تھانہ میں حافظ اور اس کے ساتھی بھی بیٹھے ہوئے تھے S.H.O نے پوچھا کہ یہ لوگ کہتے ہیں تم نے جانی ٹیلر ماسٹر کو تبلیغ کی ہے میں نے عرض کی جانی کو بلا کر پوچھ لیں چنانچہ جانی کو بلایا گیا اس نے کہا مجھے بشیر احمد نے کوئی تبلیغ نہیں کی البتہ چند اشعار ضرور سنائے ہیں۔ S.H.O نے کہا کہ مجھے بھی وہ شعر سناؤ چنانچہ میں نے وہ شعر سنا دیے اس پر حاضرین نے حافظ کو کہا ان میں تو کوئی بری بات نہیں اور آپ بات چھوڑ دیں۔ ایک معزز آدمی نے تو یہاں تک کہہ دیا میں بشیر احمد کی طرف سے معافی مانگتا ہوں آپ اس بات کو جانے دیں لیکن پھر حافظ اپنے بڑے مولوی نذیر احمد کو بھی بلا لایا۔ مولوی نذیر احمد نے S.H.O کے سامنے ایک لمبا کاغذ پیش کیا اور کہا کہ قادیانیوں کی ہر روز کئی اشتعال انگیز تحریریں ہماری مسجد میں پھینک جاتی ہیں ہم ان کو معاف نہیں کر سکتے آپ ان کا چالان کریں۔

اسی اثنا میں حافظ مجھے کہنے لگا کہ ایک شرط پر ہم تمہیں چھوڑ سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ مسجد میں چل کر "مسلمان" ہو جاؤ اور کلمہ پڑھ لو۔ میں نے جواباً کہا کلمہ تو پہلے بھی پڑھتا ہوں اور مسلمان تو ہوں لیکن قانون مجھے اپنے آپ کو مسلمان کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کیا تم مجھے مسلمان کہلا کر یہ جرم ثابت کرنا چاہتے ہو اور کہتے ہو میں ایسا مسلمان بنوں جو دن رات مسجد میں کوٹھے پر چڑھ کر گالیاں دیتا ہو۔ میں نے حافظ کو کہا تم حافظ قرآن کہلاتے ہو میں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھتا ہوں تم اس کا ترجمہ کر دو تو جانیں۔ اس پر وہ نشتی کہنے لگا تمہارا قرآن کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ میں نے کہا تم قرآن مجید کو ہمارے دلوں سے نکال نہیں سکتے۔ اس کے بعد مولوی صاحبان چلے گئے اور مجھے تھانہ میں ہی رکھا گیا۔ شام کو S.H.O نے میرے اور جانی ٹیلر ماسٹر کے بیانات قلمبند کئے

رخصت کر ...

مجلس ختم نبوت کنری کی مسجد میں جلسہ ہوا جس میں مولویوں نے بہت شور مچایا اور پولیس پر الزام لگایا کہ انہوں نے اسی ہزار روپے رشوت قادیانیوں سے لی ہے اور بشیر احمد کا چالان نہیں کر رہے پولیس کو بھی دھمکیاں دی گئیں۔ S.H.O نے دوسرے دن مولوی صاحب کو بلایا مگر وہ نہ آئے تو S.H.O خود ان کی مسجد میں گیا اور بہت منت سماجت کی کہ میری مخالفت نہ کریں میں چالان کر دیتا ہوں چنانچہ S.H.O نے F.I.R لکھی اور گواہوں کے بیانات وغیرہ لے کر مجھے حوالات میں بند کر دیا تیسرے دن مجھے عمر کوٹ لے جایا گیا جہاں پر A.C نے مجھ سے پوچھ گچھ کی اور پولیس کو آٹھ دن کا ریمانڈ دے دیا مجھے واپس کنری تھانہ بھیج دیا گیا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ A.C نے S.H.O کو ٹیلیفون کیا تھا کہ اس معذور آدمی کو کس لئے میرے پاس بھیجا ہے۔ اسے چھوڑ دو جس پر S.H.O نے جواب دیا میں مجبور ہوں مولوی لوگ مجھے تنگ کر رہے ہیں اور مجبور کر رہے ہیں کہ کارروائی کروں۔

حوالات میں دو اور قیدی بھی میرے ساتھ تھے۔ رات کو جب میں نماز پڑھتا اور گریہ زاری کرتا تو وہ بھی اٹھ کھڑے ہوتے اور پہرہ پر متقرر سپاہی بھی نزدیک آ جاتا۔ صبح کو سپاہی کہنے لگا کہ تم نماز آہستہ پڑھا کرو اگر مولویوں کو پتہ چل گیا تو مصیبت نہ کھڑی کر دیں۔ میں نے کہا مولویوں نے جو کرنا تھا کر لیا اور مجھے یہاں تک پہنچا دیا اب اور کیا کریں گے۔

اسی دوران ان مولویوں نے پولیس پر پھر بھی دباؤ ڈالا کہ بشیر احمد کی بیوی مسلمانوں کی لڑکی ہے جو اس نے اغوا کی ہوئی ہے پس اس پر ایک اور کیس بناؤ جب مجھ سے پوچھ گچھ کی تو میں نے جواب دیا کہ اگر میں نے اغوا کیا ہوتا تو کسی تھانہ میں میرے خلاف رپورٹ درج ہوتی تم پتہ کر لو کہ میرے خلاف کوئی رپورٹ ہے یا نہیں اس پر وہ لاجواب ہو گئے۔

مالک نامی مولویوں کا آدمی بھی میرے پاس آتا رہا اور کہتا رہا کہ مسجد میں جا کر مسلمان ہو جاؤ تمہیں چھوڑ دیں گے۔ لیکن میں نے ہر دفعہ اس سے کہا کہ مجھے کونسی مسلمانی سکھاؤ گے۔ تمہارے افعال کیا ہیں ذرا غور کرو۔ اور اپنی مسلمانی اپنے پاس ہی رکھو۔

جب پولیس مجھے عمر کوٹ بس میں بٹھا کر لے جا رہی تھی تو پولیس کے سپاہی نے بھی مجھے کہا کہ مسلمان ہو جاؤ تو ہم تم کو چھوڑ دیں گے۔ اس کو بھی میں نے یہی جواب دیا وہ لاجواب ہو گیا۔

دوسری دفعہ ریمانڈ ختم ہونے پر جب مجھے دوبارہ عمر کوٹ لے جایا جا رہا تھا تو پولیس کے سپاہی نے بس میں گانے بند کرا کے مجھے کہا کہ تھانے میں جو تم نظمیں پڑھا کرتے ہو سناؤ چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح موعودؓ کا کلام سنایا اور سبھی لوگ بڑی خوشی سے سنتے رہے لوگوں نے سپاہی سے پوچھا کہ اسے کس جرم میں گرفتار کیا ہوا ہے سپاہی طنزاً کہنے لگا اس نے مولوی کی لڑکی اغوا کی ہوئی ہے پھر ان کو تمام واقعہ سنایا چنانچہ تمام راستہ لوگ مزید نظموں کی فرمائش کرتے گئے اور میں انہیں سناتا گیا۔

عمر کوٹ میں مختار کار کے سامنے مجھے پیش کیا گیا تو اس نے اپنے عملہ کو بلا کر کہا اس معذور کو کونسا جرم بنا کر میرے پاس لائے ہو میں جانتا ہوں کہ یہ جماعت

حکومت کی تابعداری کرتی ہے۔ حکومت نے انہیں اذان دینے مسجد کہنے اور اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے روکا ہے تو یہ رک گئے ہیں اور بغاوت نہیں کرتے۔ مولوی چاہتے ہیں کہ ہم ان کو گولی ماردیں کہ یہ حکومت کے خلاف بغاوت کیوں نہیں کرتے۔

غرضیکہ مختار کار نے میرے ساتھ ہمدردی کا سلوک کیا۔ دفتر کے وقت کے بعد بھی مختار کار اور اس کے عملے کے آدمی دفتر میں بیٹھے رہتے ہیں اور میرے ساتھ سوال وجواب کرتے رہے۔ رات کو عمرکوٹ کی جیل میں خود مختار کار مجھے لے کر گیا اور جیلر کو کہا کہ آج کی رات بشیر احمد ہمارے مہمان ہیں انہیں یہاں رکھو جیل میں گیا وہ قیدی تھے رات کو کافی دیر تک ان سے باتیں کیں اور انہیں بھی نظمیں سناتا رہا۔ جیلر اور سپاہی بھی سنتے رہے اور بہت متاثر ہوئے۔

ضمانت کے لئے مجھے جج کے سامنے پیش کیا گیا۔ جج نے بھی مجھ سے سوالات کئے اور میں نے مفصل طور پر اپنے عقائد بتائے۔

جج نے مجھے سوال کیا کہ کیا تم رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہو میں نے جواب دیا ہاں ہم ان کو آخری شرعی نبی اور اسلام کو آخری دین مانتے ہیں اس پر سرکاری وکیل نے اعتراض کیا کہ یہ منہ سے یہ بات کہتے ہیں دل سے نہیں مانتے میں نے کہا آپ ہمارا دل چیر کر دیکھ سکتے ہیں اور شعر پڑھا۔

محمد پر ہماری جاں فدا ہے + کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
اس نے بےچینوں کو روشن کر دیا ہے + اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

جج نے کہا کہ دل کے ساتھ ہمارا واسطہ نہیں جو بات اس نے کہی ہے درست ہے اور دس ہزار روپے کی ضمانت میرے لئے منظور کر دی اس طرح گرفتاری کے بارہویں دن بعد میں ضمانت پر رہا ہو گیا۔

گرفتاری کے دوران میں نے تین خواب دیکھے جن سے مجھے بہت اطمینان ہوتا رہا۔ ایک خواب میں دیکھا کہ میں ایک نئی بیل گاڑی پر سوار ہوں جس کے سفید بیل ہیں۔ اور ان کی باگیں میرے ہاتھ میں ہیں۔

دوسرے خواب میں دیکھا کہ میں ایک اونٹ پر سوار ہوں جو کہ خاکی رنگ کا کمزور سا ہے۔

تیسرے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑے دریا کے کنارے پر بیٹھا ہوں کہ اونٹوں کی ایک قطار ایک طرف سے میری طرف آرہی ہے اور میں اُن سے ڈرتا ہوں لیکن جب اونٹ میرے قریب آتے ہیں تو رستہ بدل کر دوسری طرف چلے جاتے ہیں اور مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچاتے۔

بعد میں ایک صبح تہجد کی نماز میں سجدہ میں ایسے محسوس ہوا جیسے تیز ٹارچ کی روشنی آنکھوں میں پڑتی ہے۔ حالانکہ کمرے میں مدھم سی روشنی تھی۔

ختم نبوت کی حقیقت ـــــ بقیہ صفحہ ۹

نعمت ہے جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے اور جس میں نبوت بھی شامل ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائینگی۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام فوت ہو گئے تو آپ کی امت نے کہا کہ اب خدا کسی کو نبی مبعوث نہیں کرے گا۔ (سورۃ المومن) نیز اگر آپ کے معنی درست ہوں تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنیکے کیا امکانات ہو سکتے ہیں۔

المختصر اس شان اور کمال کی نبوت جو ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوئی۔ کسی کو نہیں ملے گی اور انہی معنوں کی رو سے حضور خاتم الانبیاء ہیں اور رہیں گے۔

شکر گزار ہوں گا اگر مدیر یہ مضمون اپنے ماہنامہ میں شائع کر دیں۔ ممکن ہے کئی اور اصحاب بھی اس مضمون پر روشنی ڈال سکیں دگرنہ مہربانی فرما کر مجھے ذاتی طور پر اس کا جواب عنایت فرما دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ۱۹۶۶ء میں تحریک تعلیم القرآن شروع کی۔ آپ کے دل میں شدید خواہش تھی کہ جماعت کا ہر فرد قرآن کریم ناظرہ اور اس کا ترجمہ جانتا ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک داعی الی اللہ کی طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم اسکے لئے اُس وقت ہی تیار ہو سکتی ہیں جب ہم صحیح طور پر قرآن کریم کو پڑھنے اور اُسکی تعلیم پر عمل کرنے والی بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

اس خطاب کے بعد مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ نے تمام ممبرات کا شکریہ ادا کیا۔ معیار سوئم الف کی بچیوں عزیزہ امۃ الہادی غزالہ عزیزہ امۃ النور شبانہ۔ عزیزہ امۃ الوسیع شمائلہ۔ عزیزہ قیصرہ عدلی۔ عزیزہ فرح زینت کوکب، عزیزہ ناصرہ پروین نے ترانہ پڑھا ازاں بعد محترمہ صدر صاحبہ نے دعا کروائی اور اجتماع کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

اجتماع سے دو دن قبل نصرت گرلز اسکول میں لجنہ وناصرات کے آسٹیکل ریس۔ پیغام رسانی کبڈی۔ والی بال۔ تھرو بال۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ جھنڈی ریس۔ تھرو بال۔ دُم ریس کھوکھو آلو ریس اور کبڈی کے مقابلے کرائے گئے تھے اسی طرح لجنہ کا دینی امتحان بھی ماہ ستمبر میں لیا گیا تھا۔

اجتماع گاہ کی تیاری میں مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل و مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب نے نیز لاؤڈ سپیکر کے انتظام میں مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے مخلصانہ تعاون دیا۔

جبکہ علمی مقابلہ جات میں ججز کے فرائض مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر۔ مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل۔ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور مکرمہ سہیلہ محبوب صاحبہ۔ مکرمہ ... صاحبہ۔ مکرمہ شمیم بیگم صاحبہ۔ مکرمہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ۔ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ۔ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ۔ مکرمہ نصرت قریشی صاحبہ۔ محترمہ ۲۲

عزیزہ شاہدہ رحمٰن زبدہ، ندرت ریحانہ زبیدہ پروین۔ نصرت جہاں سعدیہ بشریٰ امۃ الکریم۔ راشدہ تنویر۔ شاہدہ تبسم نے ملکر پڑھا۔

دوسرا اجلاس تقسیم انعامات

ٹھیک ۲ بجے دوسرے اجلاس کی کاروائی زیر صدارت محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ شروع ہوئی۔ عزیزہ امۃ الباسط نے تلاوت قرآن کریم کی عزیزہ امۃ الحکیم کی نظم کے بعد صدر لجنہ اماء اللہ قادیان کی قیادت میں عہد نامہ دہرایا گیا۔ بعد ازاں محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے اپنے دست مبارک سے لجنہ وناصرات کے علمی وورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے اور بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے لجنہ وناصرات کو کامیاب اجتماع کرنے پر مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ زندہ قوموں کی یہی نشانی ہے کہ ان کا قدم ہمیشہ پہلے سے آگے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ یعنی نیکیوں میں آگے بڑھو مقابلوں میں پوزیشن لینے پر ہمت نہیں ہارنی بلکہ آئندہ سال زیادہ کوشش کر کے زیادہ اچھا نمونہ دکھانا ہے۔ محترمہ موصوفہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی دنیا میں بھیجے جانے کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں نے قرآن کی تعلیم کو بالکل بھلا دیا تھا۔ اور اسے صرف زینت کا سامان سمجھنے لگے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تعلیم کو زندہ کیا اور اس کے ایسے ایسے معارف بیان کئے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ پھر آپ کے خلفاء نے اس تعلیم کو پھیلانے کے لئے پوری کوشش کی حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ اور خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جس طرح مردوں میں قرآن کریم کا درس دیا ویسے ہی عورتوں میں بھی اس کا سلسلہ جاری رکھا تا وہ بھی تبلیغ اسلام کے لئے تیار ہو سکیں۔

میں ۱۹ بچیاں شریک ہوئیں۔ ازاں بعد ترانہ معیار دوئم الف ہوا جو عزیزہ عطیۃ القیوم ناصرہ، عزیزہ شہناز بیگم، عزیزہ امۃ الہادی شیریں، حسینہ رفعت، طیبہ ناہید، فہمیدہ فردوس اور امۃ الشافی روحی نے پڑھا۔ بعد ازاں دینی معلومات کا پرچہ کھیل اور بیت بازی معیار دوئم وسوئم کا مقابلہ ہوا جن میں علی الترتیب ۱۶ اور ۲۴ ناصرات نے حصہ لیا۔

تیسرا دن۔ پہلا اجلاس

مورخہ ۲۳ اکتوبر کو صبح ٹھیک ۹ بجے پروگرام کا آغاز ہوا۔ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ کی صدارت میں عزیزہ حسینہ رفعت نے تلاوت قرآن پاک کی اور عزیزہ مبارکہ نسرین کی نظم خوانی کے بعد مقابلہ جات۔ حفظ قرآن معیار اوّل، نظم خوانی معیار دوئم تقاریر معیار اوّل، اور فی البدیہہ تقاریر معیار اوّل کے مقابلے ہوئے جن میں علی الترتیب ۲۸ - ۲۸ - ۲۶ اور ۸ ممبرات شامل ہوئیں۔ اس دوران بعدہ معیار سوئم کا ترانہ ہوا جو عزیزہ امۃ الباسط

بقیہ صفحہ ۱۰

حضرت سیدہ ام طاہرؓ پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت سیدہ ام طاہرؓ کی اعلیٰ خوبیوں کا ذکر کیا۔ اور آپ کی زندگی کے واقعات دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔ مالی قربانیاں بیواؤں اور یتیموں سے ہمدردی۔ خاوند سے بے انتہا پیار اور مہمان نوازی سے متعلق سنائے

شبینہ اجلاس ٹھیک ½۷ بجے زیر صدارت محترمہ امۃ الحئی صاحبہ شبینہ اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ عزیزہ امۃ الصبور نے تلاوت قرآن مجید کی اور عزیزہ حسینہ رفعت نے نظم پڑھی۔ پھر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبہ کی ٹیپ سنائی گئی۔ بعدہ بیت بازی معیار اوّل کا مقابلہ ہوا جس میں

... صاحبہ۔ مکرمہ نصرت سلطانہ صاحبہ۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ۔ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ، مکرمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ۔ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ۔ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ - کلکتہ - ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"اَلخَیرُ کُلُّہٗ فِی القُرآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF ▸

اَلَیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER —(AND)— ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES.

PLEASE CONTACT:-

KASHMIR JEWELLERS.

OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN - 143516.

"مَیں وُہی ہُوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ص۱۰ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز :- 23-5222, 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA,
BOMBAY-8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201.
(KARNATAK)

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین - معیاری اور پائیدار سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ - ایر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور - اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ :- کرشن اگر - مگرم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیولن ڈریسیز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریل روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو - ٹی وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"
(کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001.

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI - 12. CANNANORE - 4498.

حیدر آباد میں

فون نمبر 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش اور قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

"ALLIED" ٹیلیگرام ۔۔۔ فون نمبر - 42516

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۰۴-۴-۲۰۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

MIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!